عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
جلد ۶۔ شمارہ ۴۲

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل

مولانا لال حسین اخترؒ کے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ

دورِ فاروقی میں ایران و عراق کی فتوحات

امام اعظم ابو حنیفہ کا دلچسپ واقعہ

ختم نبوت اور قادیانی وسوسے
سابق قادیانی مناظر کا سلسلہ وار مضمون

مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل وار

پنجابی نظم

خطوکتابت کرنیوالوں کی خدمت میں

بہت سے دوست احباب اور ہمارے قارئین دفتر ختم نبوت کراچی سے خط و کتابت کرتے وقت مختلف نام لفافہ پر لکھ دیتے ہیں جس سے یہ جاننے میں دشواری پیش آتی ہے کہ کون سا خط ذاتی ہے اور کون سا دفتری ہے ۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت درج ذیل ہدایات کے مطابق لفافہ پر تحریر فرمادیں ۔

- مضامین، خبریں، اور خطوط برائے ہفت روزہ ..... بنام " ایڈیٹر "
- دینی مسائل کے لیے ________ " آپ کے مسائل "
- پرچے کی خریداری ، ایجنسی ، اشتہارات کے لیے — " سرکولیشن "
- بچوں کے صفحات کے لیے ________ " نونہالان "
- جماعتی امور کے لیے ________ " ناظم اعلیٰ "

تحریر کریں : براہ کرم لفافہ پر ذاتی نام نہ لکھا کریں ۔

ذاتی خطوط کے لفافہ پر " ذاتی نام ضرور لکھیں تاکہ ڈاک کا نظم صحیح رہے ۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا : ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۴۲	۱۴ تا ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ مطابق یکم تا ۷ اپریل ۱۹۸۸ء	جلد نمبر ۶

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد طوفی
گجرات	چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ	مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب	برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب	فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	سوئٹزرلینڈ	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف
بارباڈوس	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو۔ انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Pn: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵
ایشیا	۳۷۵

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس [illegible] — مقام اشاعت: ۲۰/رے پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

جس کو اللہ راستہ دے وہی راستہ پاوے اور جس کو وہ راہ راست سے دور کرے وہی ہیں خسارے والے۔ اور ہم نے پیدا کیے دوزخ کے واسطے بہت سے جن اور آدمی، ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں، وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ، وہی لوگ ہیں غافل۔ (اعراف، رکوع ۲۲)

مقام سیدنا عثمانؓ

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (انھوں نے بیان کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے (ایک خطاب میں سنا، آپ نے اپنے بعد امت میں برپا ہونے والے کچھ فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کو قریب ہی میں واقع ہونے والے فتنے فرمایا۔ اسی وقت ایک شخص سر سے کپڑا اوڑھے ہوئے سامنے سے گذرا تو حضور نے اس شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، یہ شخص آنے والے ان فتنوں کے دنوں میں طریقۂ ہدایت اور راہ راست پر ہوگا (حدیث کے راوی مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی زبان مبارک سے یہ بات سن کر) اس شخص کی طرف چلا (تاکہ دیکھوں کہ وہ کون ہے) دیکھا تو عثمان بن عفانؓ تھے۔ میں نے ان کا چہرہ حضورؐ کی طرف کرکے حضورؐ سے کہا کیا وہ یہی ہیں؟ جن کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ وہ فتنہ کے زمانے میں ہدایت اور راست پر ہوں گے؟) آپ نے ارشاد فرمایا "ہاں" (یہی ہیں وہ)

امام ابوداؤد کا زہد وورع

تقویٰ اور طہارت ہر محدث کا شعار ہوتا ہے احادیث کی نورانیت کا سب سے پہلا اثر انسان پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طبیعت میں سادگی مزاج میں تواضع دل میں دنیا کی بے ثباتی کا یقین اور عام زندگی میں ترک تکلفات کی عادت بن جاتی ہے۔

امام نوویؒ حضرت امام ابوداؤدؒ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام موصوف کشتی پر سوار کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے اچانک ساحل سے کسی کے چھینکنے اور الحمد للہ کہنے کی آواز آئی امام ابوداؤدؒ نے کشتی والوں سے ایک چھوٹی کشتی ایک درہم کرایہ پر لی اور الحمد للہ کا جواب یرحمک اللہ دے کر لوٹ آئے لوگوں نے وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ میں اس خیال سے گیا تھا کہ ممکن ہے وہ شخص مستجاب الدعوات ہو پس جب وہ میرے یرحمک اللہ کا جواب دے گا تو ممکن ہے وہ دعا قبول ہو جائے میں نے اسی دعا کی آرزو میں یہ تھوڑی سی کوشش کی راوی فرماتے ہیں کہ جب تمام کشتی والے سو گئے تو ایک غیبی آواز آئی۔ "اے کشتی والو! ابوداؤد نے ایک درہم میں جنت خرید لی"

(حیات امام ابوداؤد صفحہ ۲۳، ۲۴
مولفہ مولانا سعید احمد
استاد دارالعلوم دیوبند)

آہ ! مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ

گذشتہ جمعرات (۳ مارچ) کو پاکستان کے نامور عالم دین، ممتاز سیاسی راہنما، جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر، جامعہ مدنیہ لاہور کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں انتقال فرما گئے ——— اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا سید حامد میاں برصغیر کے نامور عالم دین، محقق و مصنف حضرت مولانا سید محمد میاں ناظم عمومی جمعیت علمائے ہند کے صاحبزادے تھے، ایک تو یہ نسبت تھی، جس نے ان کی شہرت کو چار چاند لگائے اور دوسری نسبت یہ تھی کہ امام المجاہدین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے اجل خلفاء میں سے تھے، انہوں نے ابتدائی تعلیم مدرسہ شاہی مراد آباد میں حاصل کی اور درس نظامی کی تکمیل برصغیر کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند سے کی، حصول تعلیم کے بعد وہ پاکستان تشریف لے آئے اور جامعہ اشرفیہ لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دینا شروع کر دیئے، اس کے علاوہ مسلم مسجد بیرون انارکلی لاہور میں درس حدیث شریف کا آغاز کیا، جس میں لاہور کے شہری کثیر تعداد میں شریک ہو کر ان سے علمی و روحانی پیاس بجھاتے رہے۔

بعد ازاں انھوں نے کریم پارک میں جامعہ مدنیہ کے نام سے ایک بہت بڑی دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی جو آج پوری آب و تاب کے ساتھ تشنگان علوم اسلامی کی علمی پیاس بجھانے میں پیش پیش ہے۔ جس میں ابتدائی تعلیم سے لے کر دورہ حدیث شریف تک کا انتظام ہے۔

سیاست چونکہ وراثت میں ملی تھی اس لئے سیاست میں بھی وہ پیچھے نہ رہے۔ جب جمعیت علماء اسلام کے دور ثانی کا آغاز ہوا تو وہ مرکزی عہدہ داروں میں شامل تھے بعد میں مرکزی نائب امیر اور وفات کے وقت وہ جمعیۃ کے ایک دھڑے کے مرکزی امیر تھے۔

وہ ایک اصول پسند، جرأت مند، نڈر سیاسی راہنما تھے۔ مارشل لاء دور میں بہت سے سیاسی نشیب و فراز آئے لیکن ان کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہیں آئی، جس بات کو حق سمجھا اسے ڈنکے کی چوٹ پہ ظاہر کیا۔

مولانا مرحوم کے والد گرامی جس طرح تحریر و تقریر کے دھنی تھے، اپنے والد گرامی کی یہ خوبیاں بھی انہیں ورثے میں ملی تھیں، ہمیشہ علمی واعظانہ اور ناصحانہ تقریر فرماتے جہاں تک تحریر کا تعلق ہے تو ان کی زیر ادارت ماہنامہ انوار مدینہ پوری آب و تاب سے شائع ہوتا رہا، اس کے ساتھ ساتھ وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔

مولانا کی وفات حسرت آیات اس قحط الرجال کے دور میں ایک ایسا عظیم حادثہ ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ ہم اس عظیم حادثہ پر سوائے اس کے کہ چند آنسو بہا لیں یا ان کیلئے دعائے مغفرت کر لیں اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔ اس دنیا میں جو آیا اس نے بہرحال ایک نہ ایک دن کوچ کرنا ہی ہے۔

بڑے بڑے اکابر علماء کرام ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں ان کی جگہ ابھی پُر نہیں ہوتی کہ خدا کی طرف سے دوسرے عالم دین کا بلاوا آجاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ ختم نبوت ان کے پسماندگان، عزیز و اقارب اور جامعہ مدنیہ کے اساتذہ و طلباء کے غم میں برابر کا شریک ہے ——— ادارہ)

حکومت ڈاکٹر سام کی سرپرستی چھوڑ دے !

ہماری حکومت نے ہی یہ قانون بنایا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ وہ اپنے ارتدادی مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے، شعائر اللہ اور اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن اسے کیا کہا جائے کہ خود اسی حکومت کے دور میں قادیانی اس قانون کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں فیض فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام لاہور میں فیض امن میلہ منعقد ہوا جس

باقی صفحہ ۲۹ پر

زکوٰۃ کی تاکید اور فضیلت

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی

حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں دنیا اور آخرت کے بہترین اخلاق بتاؤں۔ مجھے یہی تین چیزیں ارشاد فرمائیں اور بعض حضرات سے [illegible] یہ مضمون ذکر کیا گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی خالص ایمان تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یہ کام نہ کرے، کہ اپنے سے تعلق توڑنے والوں کے ساتھ تعلقات جوڑا کرے۔ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا کرے، اپنے کو گالیاں دینے والے کو بخش دیا کرے۔ اور جو اپنے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ بھلائی کرے۔ (مشکوٰۃ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نہیں ہے کوئی گناہ جو زیادہ مستحق اس بات کا ہو کہ اس کا وبال آخرت میں ذخیرہ رہنے کے باوجود دنیا میں اس کی سزا بہت جلد نہ بھگتنی پڑے، ان دو کے علاوہ ایک ظلم، دوسرا قطع رحمی۔

فائدہ: [illegible] گناہ ظلم اور قطع رحمی ایسے ہیں کہ آخرت میں تو ان پر جو کچھ وبال ہوگا وہ تو ہوگا ہی، آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی ان کی سزا بہت جلد ملتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ، ہر گناہ کو جب چاہے مغفرت فرما دیتے ہیں مگر والدین کی قطع رحمی کی سزا مرنے سے پہلے پہلے دے دیتے ہیں (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ ہر گناہ کی سزا اللہ جل شانہ، آخرت پر مؤخر فرما دیتے ہیں لیکن والدین کی [illegible] کی سزا بہت جلد دنیا میں دے دیتے ہیں (جامع الصغیر) بہت سی احادیث میں یہ مضمون بھی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ، قیامت کے دن رحم (قرابت) کو زبان عطا فرما دیں گے، وہ عرش معلیٰ کو پکڑ کر درخواست کرتا ہے گا کہ یا اللہ جس نے مجھ کو ملایا تو اس کو ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو اس کو قطع کر۔ بہت سی احادیث میں ہے کہ اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ ہر پنجشنبہ کو اللہ جل شانہ، کے یہاں اعمال پیش ہوتے ہیں۔ قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا (درمنثور)

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ قطع رحمی اس قدر بدترین گناہ ہے کہ پاس بیٹھنے والوں کو بھی رحمت سے دور کر دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اس سے بہت جلد توبہ کرے اور صلہ رحمی کا اہتمام کرے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ صلہ رحمی کے علاوہ کوئی نیکی ایسی نہیں جس کا بدلہ بہت جلد ملتا ہو۔ اور قطع رحمی اور ظلم کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا وبال آخرت میں باقی رہنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں جلدی نہ مل جاتا ہو (تنبیہ الغافلین)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے بعد ایک مجمع میں تشریف فرما تھے فرمانے لگے میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اگر اس مجمع میں قطع رحمی کرنے والا ہو تو وہ چلا جائے۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ شانہ سے ایک دعا کرنا چاہتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے لیے بند ہو جاتے ہیں (ترغیب) یعنی اس کی دعا آسمان پر نہیں جاتی۔ اس سے پہلے ہی دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ ہماری دعا ہوگی تو وہ دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے رہ جائے گی۔

ان کے علاوہ بہت سی روایات سے یہ مضمون معلوم ہوتا ہے اور دنیا کے واقعات بہت کثرت سے اس کی شہادت دیتے ہیں کہ قطع رحمی کرنے والا دنیا میں بھی ایسے مصائب میں پھنستا ہے کہ پھر پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور اپنی حماقت اور جہالت سے اس کو یہ خبر بھی نہیں ہوتی کہ اتنے اس گناہ سے توبہ نہ کرے اس کی تلافی نہ کرے، اس کا بدل نہ کرے، اتنے اس آفت اور اس عذاب سے جس میں مبتلا ہے خلاصی نہ ہوگی، چاہے لاکھ تدبیریں کرلے اور اگر کسی دنیوی آفت میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس سے بہت ہلکی ہے کہ کسی بددینی میں خدانہ کرے مبتلا ہو جائے کہ اس صورت میں اس کو پتہ بھی نہ چلے گا کہ توبہ ہی کرے۔ حق تعالیٰ شانہ ہی اپنے فضل سے محفوظ فرمائے۔

زکوٰۃ کی تاکید اور فضائل

زکوٰۃ کا ادا کرنا اسلام کے ارکان میں سے اہم ترین رکن ہے، حق تعالیٰ شانہ نے اپنے پاک کلام میں مشہور قول کے موافق بیاسیؔ جگہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا حکم فرمایا اور جہاں جہاں صرف زکوٰۃ کا حکم ہے وہ ان کے علاوہ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱: کلمہ طیبہ کا اقرار۔ ۲: نماز ۳: زکوٰۃ۔ ۴: روزہ۔ ۵: حج۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) اس کو نماز کے ساتھ جمع کیا ہے پس ان دونوں میں فرق نہ کرو (کنز)

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے کسی چیز کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ یہی پانچ چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں یہی اُمّ العبادات ہیں۔ یہی وہ چیزیں ہیں جن پر اسلام کا مدار ہے۔ لیکن اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جائے تو ان کا خلاصہ کیا ہے۔ اقرار عبدیت کے بعد صرف دو حاضریاں ہیں آقا کے دربار کی، محبوب کی بارگاہ کی۔ پہلی حاضری روحانی ہے جو نماز کے ذریعے سے ہے۔ اسی لیے حضورؐ کا ارشاد ہے کہ نمازی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے، اسی لیے اس کو معراج المومنین کہا جاتا ہے۔ یہ حاضری اپنی ہر وقت کی حاجات اور ضرورتیں

مالک کے حضور پیش کرنے کا وقت ہے اسی لیے بار بار حاضری کی ضرورت پیش آتی ہے کہ آدمی کی ضرورتیں ہر وقت پیش آتی رہتی ہیں اسی وجہ سے احادیث میں کثرت سے یہ مضمون آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے انبیاء کرام کو جب کوئی حاجت پیش آتی نماز کی طرف رجوع کرتے۔ اس حاضری میں بندہ کی طرف سے حمد و ثنا کے بعد اعانت کی درخواست ہے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اجابت کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ احادیث میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں اس کی تصریح ہے۔ اسی لیے جب نماز کے لیے پکارا جاتا ہے تو نماز کیلئے آؤ کے ساتھ ہی اعلان کیا جاتا ہے کہ فلاح کے لیے آؤ یعنی دونوں جہاں کی کامیابی کے لیے آؤ۔ اس کی تائید میں کثرت سے احادیث کا ذخیرہ موجود ہے اور نماز چونکہ دونوں جہاں کی فلاح اور کامیابی ہی مولا اور آقا کے دربار سے ملتی ہے دین اور دنیا دونوں ہی عطا ہوتے ہیں۔ اس لیے زکوٰۃ گویا اس کا تکملہ اور تتمہ ہے کہ ہمارے دربار سے جو عطا ہوا اس میں سے نہایت قلیل مقدار ڈھائی روپیہ سیکڑہ ہمارے نام لیوا فقیروں کو بھی دے دیا کرو، یہ گویا شکرانہ ہے دربار کی عطا کا جو عقلی بھی ہے، نطری بھی ہے اور معتاد بھی ہے کہ دربار کے عطاؤں میں سے دربار کے نوکروں کو بھی دیا ہی جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں کثرت سے جہاں جہاں نماز کا حکم آتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے بعد اکثر زکوٰۃ کا حکم ہوتا ہے۔ کہ نماز کے ذریعہ ہم سے مانگو اور لو۔ پھر جو ملے اس میں سے تھوڑا سا ہمارے نام لیواؤں کو دیتے جاؤ، پھر لطف پر لطف یہ ہے کہ اس قلیل مقدار کی ادائیگی پر مستقل اجر ہے مستقل ثواب ہے اور انعامات کثیرہ کا وعدہ ہے۔

دوسری حاضری جسمانی، محبوب کے گھر کی ہے جس کو حج کہتے ہیں، اس میں فی الجملہ مشقت ہے جانی بھی مالی بھی اس لیے استطاعت پر عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ کی حاضری فرض قرار دی، اور وہاں کی حاضری کے لیے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کے لیے چند یوم کا روزہ ضروری قرار دیا کہ سارے

باقی ص ۳۰ پر

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیشین گوئیاں

ایک سلسلہ وار مضمون

مولانا محمد سعید دہلوی

بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں زہری کی روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی خبر دی کہ وہ عہد نامہ جس میں لکھا تھا کہ تمام لوگ بنو ہاشم کی عداوت و دشمنی پر متفق رہیں۔ اور ان سے سارے تعلقات توڑ لیں، اس کو دیمک نے بالکل کھا لیا، اس کاغذ پر صرف اللہ کا نام باقی رہ گیا ہے، باقی کل عبارت ختم ہو گئی۔

قریش نے اس عہد نامہ کو دیکھا تو واقعی ایسا ہی پایا، واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نبوت مل گئی، اور مکہ میں اسلام پھیلنے لگا، اور بتوں کی مخالفت ہونے لگی تو کفار قریش کو بہت رنج ہوا، پہلے تو قریش نے حضرت محمدؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اس پر ابوطالب اور بنو ہاشم راضی نہ ہوئے، تو قریش نے ابوطالب و بنو ہاشم سے کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حوالے کر دو، یا تم ہم سب سے برادری کے تعلقات توڑ کر کسی گھاٹی میں چلے جاؤ۔ ابوطالب و بنو ہاشم نے اس آخری بات کو قبول کر لیا اور سب کے سب ایک گھاٹی میں چلے گئے، اس سلسلہ میں کفار قریش نے ایک عہد نامہ لکھ کر خانۂ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا، جس میں اس بات کی تاکید تھی کہ بنو ہاشم سے کوئی تعلق نہ رکھے۔ یہاں تک کہ گاؤں والے غلہ بیچنے آتے تو ان کو بھی منع کر دیا جاتا کہ تم بنی ہاشم کے ہاتھ کوئی چیز نہ بیچنا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تین برس تک اسی گھاٹی میں رہے اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں، اس وقت اللہ نے آپؐ کو خبر دے دی کہ جو عہد نامہ قریش نے متفقہ طور پر لکھا ہے، اس کو دیمک کھا گئی، صرف اللہ کا نام اس میں باقی رہ گیا ہے۔

آنحضورؐ نے یہ خبر ابوطالب کو بتائی اور انہوں نے قریش کے پاس جا کر کہہ دیا کہ محمدؐ نے مجھے یہ خبر بتائی ہے، تم اس عہد نامہ کو منگوا کر دیکھو، اگر یہ بات جھوٹی ہوئی تو ہم محمدؐ کو تمہارے حوالے کر دیں گے، اور اگر سچی ثابت ہوئی تو تمہیں چاہیے کہ اب زیادہ ہم کو نہ ستاؤ اور ہمیں گھاٹی سے نکلنے دو۔

قریش نے وہ عہد نامہ منگوا کر دیکھا تو واقعی اللہ کے نام کی جگہ باقی تھی، اس کے علاوہ باقی سب کو دیمک کھا گئی تھی، یہ دیکھ کر قریش نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا کہ گھاٹی سے نکل کر آبادی میں آجاؤ۔

آنحضورؐ نے جو خبر دی تھی وہ سچی ثابت ہوئی، یہ آپؐ کا معجزہ تھا کہ آپؐ نے ایک ایسی بات کی خبر دی جس کی کسی کو خبر نہ تھی۔

●●●

بیہقیؒ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے مقتول ہونے کی خبر اس رات کی صبح کو دے دی جس رات کسریٰ مارا گیا تھا۔ واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ۶ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے بہت سے بادشاہوں کو خطوط بھیجے۔ جن میں اسلام کی طرف ان لوگوں کو بلایا تھا، اور اسلام کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ ایک خط اسی طرح کا فارس کے بادشاہ پرویز کسریٰ کو بھی لکھا تھا، اس نے آپؐ کے خط کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ محمدؐ نے اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیوں لکھا؟ کسریٰ نے اپنے علاقہ یمن کے گورنر باذان کو حکم دیا کہ تم دو چالاک اور تیز آدمیوں کو بھیجو وہ جا کر اس نبوت کے دعویدار کو تمہارے پاس لائیں۔

باذان نے دو آدمی بھیجے، انہوں نے آنحضورؐ کے پاس مدینہ میں آکر بڑی بے باکانہ تقریر کی اور کہا کہ تم کسریٰ کے پاس چلو۔

باقی ص ۳۰ پر

لطائفِ علمیہ

غلام اکبر بیجرانی تلہار

دلچسپ مناظرہ

حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں عرب کے ایک رئیس نے درخواست کی کہ مجھے بصرہ میں مکان بنوانا ہے مجھے سالم کھجور کے بیس ہزار درخت تعمیر مکان کے سلسلے میں درکار ہیں، ان کی ہم رسانی میں میری مدد فرمائی جائے آپ نے درخواست کی پشت پر لکھوایا، کیا تم بصرہ میں گھر بنانا چاہتے ہو، یا بصرہ کو اپنے گھر میں بسانا چاہتے ہو۔

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی کہ حضور فلاں شخص نے مجھے دھوکہ دیا ہے لہٰذا میری حق رسی فرمائیں، حضرت فاروق اعظم نے فرمایا: جا بھاگ جا۔ حضرت نبی کریم نے فرمایا ہے کہ چھوٹے قد کے آدمی کسی سے دھوکہ نہیں کھاتے چونکہ تو بھی چھوٹے قد کا ہے اس لئے کسی سے دھوکہ ہرگز نہیں کھا سکتا، اس آدمی نے دست بستہ عرض کی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر اور حضور کا ارشاد بجا۔ لیکن حضور جس شخص نے مجھے دھوکہ دیا ہے وہ مجھ سے بھی چھوٹے قد کا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ مسکرائے اور جانبین کے درمیان مناسب فیصلہ کر دیا۔

ایک دولت مند نے اپنے واسطے مقبرہ بنوایا، جب وہ تیار ہو گیا تو معمار سے پوچھا: اب اس میں کیا چاہیے؟ اس نے کہا: آپ کا وجود شریف۔

ایک غلام اپنے آقا کا پانی بھر رہا تھا کسی نے پوچھا کیا حال ہے؟ کہا آفت ہے رات دن پانی بھرتا رہتا ہوں اس کنوئیں سے کبھی خشک نہیں ہوتا چند پیاسوں کے لئے جو کبھی سیر نہیں ہوتے۔

ایک ملحد مادہ پرست خلیفہ ہارون رشید کے پاس آیا اور کہا اے امیر المؤمنین تیرے عہد کے علماء مثلاً امام ابوحنیفہؒ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اس دنیا کا کوئی خالق ضرور ہے، ان میں سے جو عالم و فاضل ہو اسے یہاں حاضر ہونے کا حکم دیا جائے تاکہ میں تیرے سامنے اس کے ساتھ بحث کروں اور ثابت کر دوں کہ دنیا کا کوئی بنانے والا نہیں، چونکہ امام ابوحنیفہؒ تمام علماء سے افضل تھے۔ ہارون رشید نے آپ کے پاس پیغام بھیجا اور کہا: اے تمام مسلمانوں کے امام آپ کو اطلاع ہو کہ ہمارے ہاں ایک مادہ پرست آیا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ صانع کوئی نہیں اور وہ آپ کو مناظرہ کی دعوت دیتا ہے، امام صاحب نے فرمایا میں ظہر کے بعد جاؤں گا خلیفہ کا پیغامبر آیا اور جو کچھ امام صاحب نے فرمایا اس کی اطلاع دے دی، خلیفہ نے دوبارہ پیغام بھیجا امام ابوحنیفہؒ نے اٹھے اور خلیفہ کے پاس آگئے۔ ہارون رشید نے آپ کا استقبال کیا، آپ کو ساتھ لایا اور آپ کو مقام بلند پر جگہ دی، امراء اور رؤسائے دربار جمع ہو گئے ملحد نے کہا: اے ابوحنیفہ آپ نے آنے میں کیوں دیر لگا دی، امام صاحب نے جواب دیا، مجھے ایک عجیب بات پیش آئی اس لئے دیر ہو گئی۔ وہ یہ کہ میرا گھر دریائے دجلہ کے اس پار ہے، میں اپنے گھر سے نکلا اور دجلہ کے کنارے آیا تاکہ اسے عبور کروں، میں نے دریا کے کنارے ایک پرانی اور شکستہ کشتی دیکھی، جس کے تختے بکھر چکے تھے، جونہی میری نگاہ اس پر پڑی تختوں میں اضطراب پیدا ہوا، پھر انہوں نے حرکت کی اور اکٹھے ہو گئے، ایک حصہ دوسرے حصے کے ساتھ پیوست ہو گیا اور بغیر کسی بڑھئی کے سالم کشتی تیار ہو گئی۔ میں اس کشتی پر بیٹھا پانی کو عبور کیا اور یہاں آ گیا۔ ملحد نے کہا: اے رئیسو! جو کچھ تمہارا پیشوا اور امام کہہ رہا ہے اسے سنو، کیا تم نے اس سے زیادہ جھوٹی بات کبھی سنی ہے۔ شکستہ کشتی بڑھئی کے بغیر کیسے بن گئی اور بغیر ملاح کے کس طرح چل پڑی، یہ تو خالص جھوٹ ہے جو تمہارے فاضل ترین عالم سے ظاہر ہوا، امام صاحب نے فرمایا: اے کافر مطلق اگر کسی کا ندے اور بڑھئی کے بغیر کشتی حاصل نہیں ہو سکتی تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس قدر عظیم نظام دنیا بغیر کسی چلانے والے کے چل سکے، تو صانع کی نفی کا کیسے قائل ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر جانسن اور ایبور گولڈ سمتھ انگریزی میں نہایت مشہور ادیب اور ہم عصر گذرے ہیں، ان کے زمانے میں یورپ میں ملحدانہ خیالات کا بہت زور ہو گیا، ان ہر دو اصحاب نے تردید الحاد کے متعلق ایک سوسائٹی قائم کی، ایک روز یہ دونوں ادیب سوسائٹی کے دفتر میں بیٹھے اس مضمون کے متعلق ایک بلند پایہ اور معرکۃ الآراء کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے کہ اندریں اثناء ایک ملحد آ گیا اور تردید الحاد پر تصنیف کتاب کا ذکر سن کر ان کی حماقت پر بہت ہنسا اور ان کا تمسخر اڑایا۔ ڈاکٹر جانسن نے جو ایک غیر معمولی طویل القامت اور گرانڈیل جوان تھا، اس ملحد کو بوٹ کی ایک ایسی شدید ٹھوکر لگائی کہ اس کی زبان سے شدت درد سے یہ الفاظ بے اختیار نکل گئے: OH MY GOD (ہائے میرے اللہ) ڈاکٹر نے کہا یہ وہ خدا ہے جس کا تم انکار کرتے ہو۔

بقیہ: ——— قادیانی وسوسے

بھی نہیں ملتی جس میں آتا ہے کہ کسی نے سوال کیا ہو کہ اُمت میں نبوت کیسے ملے گی تو آپ نے آیت من یطع اللہ والرسول پڑھ دی ہو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے تسلسل نبوت کا خیال پیدا کرنا

توبہ گناہوں سے تلافی کا ذریعہ

فریدہ رشید قصبہ کالونی کراچی

انسان جز غلطی کا پتلا ہے اور ہمیشہ کچھ نہ کچھ غلطی کرتا رہتا ہے۔ بعض اوقات وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کرتا، تو کبھی بندوں کے حقوق میں کوتاہی برتتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان کو لغزشوں اور خطاؤں کا احساس ہو۔ اور وہ حق تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

توبہ کے لفظی معنی "رجوع کرنے" کے ہیں۔ عربی میں لفظ "تاب" استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں "اس نے رجوع کیا"۔

توبہ کے معنی یہ ہیں کہ انسان برے کاموں سے پرہیز کرے اور خدا کے خوف سے ان کاموں سے باز رہے حضورؐ نے فرمایا کہ نفل پر سے پشیمانی توبہ ہے۔

توبہ کی حقیقت : حضرت امام غزالیؒ کے نزدیک توبہ معرفت خداوندی کا ذریعہ ہے کیونکہ توبہ کے ذریعے انسان کو نیکی اور بدی کا شعور ہوتا ہے۔ جب انسان گناہوں کی آخری منزل کو پہنچ جاتا ہے تو ایک نہ ایک وقت ندامت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے ظلم و گناہ غرور و غفلت کو چھوڑ کر گریہ و زاری اختیار کرتا ہے تو یہ تاسف اور پشیمانی توبہ کہلاتی ہے اور وہ احکامات خداوندی پر عمل پیرا ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول کر لیتا ہے۔ توبہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ **گناہ سے نیکی کی جانب :** یہ گناہوں کی عام قسم ہے کہ انسان معصیت سے باز آجاتا ہے اور اعمال صالحہ اختیار کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔

اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ

۲۔ **نیکی سے زیادہ نیکی کی جانب :** یہ اولیائے کرام اور صالحین کی توبہ ہے۔

۳۔ **اپنی خودی سے حق تعالیٰ کی جانب :** یہ انبیائے کرام کی ہے جیسا کہ حضرت محمدؐ باوجود افضل البشر ہیں پھر بھی حق تعالیٰ کی جانب رجوع فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا کی قسم میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

توبہ کی قبولیت : جب انسان خلوص دل سے توبہ کرے گا تو وہ بارگاہ الٰہی میں ضرور قبول ہوگی قلب انسانی آئینہ کی مانند صاف شفاف ہے جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس آئینہ قلب پر زنگ آجاتا ہے جس کے سبب وہ صراط مستقیم چھوڑ کر گمراہی اور معصیت اختیار کر لیتا ہے۔ توبہ کے بعد انسان کا دل آئینہ کی طرح صاف ہو جاتا ہے۔

عالم نزع کی توبہ : عالم سکرات کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔

توبہ کی فضیلت : اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا ہم نافرمان بندوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے گناہوں سے معافی کا سلسلہ قائم فرمایا ہے بے شک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اور اپنے گناہوں سے بخشش طلب کرنی چاہیئے۔

ہمسایہ کے حقوق

ایک صاحب، کراچی

ہمسایہ پڑوسی کو کہتے ہیں۔ پڑوسی رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی اگر ہمارے پاس بالکل اجنبی اور بیگانے رہتے ہیں تو ان کا حق بھی کم نہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ (نسآء: ٦)

یعنی نیکی کرو۔ رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ اور بیگانے پڑوسی کے ساتھ۔

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے بارے میں اس قدر تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید ہمسائے کو وراثت کے مال میں حق دار بنا دیا جائے گا۔ بزرگوں کے زمانے سے ایک پرانی کہاوت چلی آتی ہے۔ ہمسایہ ماں کا جایہ۔ اس مقولے کا مطلب یہ ہے کہ ہم پر پڑوسی کا حق اس طرح ہے جیسے ہمارے ماں جائے یا حقیقی بھائی کا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ایسے آدمی کا ایمان کامل نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوتا ہے، آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔ اگر ہمارے پڑوس میں کوئی غیر مسلم رہتا ہو تو اس کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت بھی ہم پر اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح ہم اپنے ہم مذہب کی دیکھ بھال کرتے ہیں، مدینہ منورہ میں حضورؐ کے صحابہؓ اپنے یہودی پڑوسیوں کو بھی کھانا بھیجتے تھے اور ان کے دکھ درد میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو اس دنیا کا پورا انظام بھی آپس میں مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک سب لوگ ایک دوسرے کی مدد نہیں کریں گے۔ وہ ہرگز کامیاب زندگی نہیں گذار سکتے۔ ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنے والے لوگ بالکل اسطرح ہیں۔ جس طرح ایک دیوار کی اینٹیں۔ جس طرح دیوار کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کے سہارے سے قائم رہتی ہے اسیطرح محلے کا انظام پڑوسیوں کے تعاون سے قائم رہتا ہے، ہمیں زندگی میں آرام اس طرح مل سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا سہارا بنیں اور دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین دفعہ دہرایا خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں، وہ مسلمان نہیں، وہ مسلمان نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول آپ نے کس کے بارے میں فرمایا کون مسلمان نہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص مسلمان نہیں جس کا ہمسایہ اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہیں۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمرؓ کے دور میں ایران و عراق کی فتوحات

مرسلہ: ثمینہ ناز — مانسہرہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت فتوحات کے لحاظ سے بے مثال تھا۔ آپؓ کے دس سالہ عہد خلافت میں روم و ایران کی عظیم الشان سلطنتیں پرچم اسلام کے زیر نگیں ہوئیں۔ اسی طرح انتظام سلطنت، اشاعت دین اور رفاہ عامہ کے لحاظ سے آپ کا عہد بے نظیر ہے۔ آپؓ کے عہد خلافت اسلامیہ بہت مضبوط و مستحکم ہوئی۔ آیئے اب آپؓ کی فتوحات ایران کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

ایران و عراق کی فتح

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں ہی ملکی فتوحات کا آغاز ہو چکا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ عراق سے شام روانہ ہو چکے تھے۔ نصف فوج مثنیٰؓ کی قیادت میں عراق میں ہی موجود تھی۔ ایرانی سپہ سالار بہمن جادویہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مثنیٰ پر چڑھائی کر دی مگر اسے مثنیٰ کے ہاتھوں شکست کھانی پڑی۔ اسی اثناء میں مثنیٰ کو معلوم ہوا کہ ایران مسلمانوں سے نپٹنے کے لئے ایک لشکر تیار کر رہا ہے۔ چنانچہ مثنیٰ فوراً دربار خلافت میں حاضر ہوئے، اور مدد طلب کی۔ جس روز مثنیٰ مدینہ پہنچے وہ حضرت ابوبکرؓ کا آخری دن تھا انہوں نے حضرت عمرؓ کو وصیت فرمائی کہ مثنیٰ کی ہر ممکن مدد کی جائے اسی دوران مختلف شہروں اور صوبوں سے لوگ حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے چنانچہ حضرت عمرؓ نے پرجوش تقریر کر کے لوگوں کو ایرانیوں کے خلاف جہاد پر ابھارا۔ سب سے پہلے حضرت ابوعبیدہ ثقفیؓ نے اپنے آپ کو جہاد کے لئے پیش کیا، ان کی دیکھا دیکھی بے شمار لوگ جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہؓ کو فوج کا سپہ سالار بنا کر ایران کی اہم ترین مہم پر روانہ کر دیا۔

ایران پر اس وقت ملکہ آرزمی دخت حکومت کر رہی تھی اس نے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے ایران کے مشہور سپہ سالار رستم کو مقرر کیا۔ ابوعبیدہ کی آمد کا حال سن کر رستم نے اپنے سرداروں جابان اور نرسی کو مقابلے کے لئے روانہ کر دیا۔

معرکہ غارق

مسلمانوں اور ایرانیوں کا مقابلہ غارق کے مقام پر ہوا۔ ایک زبردست جنگ کے بعد جابان کی فوج کو شکست ہوئی جابان کی شکست خوردہ فوج کسکر کے مقام پر دوسرے سردار نرسی کی فوج میں شامل ہوئی ابوعبیدہؓ نے شکست دی اور آس پاس کے سرداروں اور جاگیرداروں نے مسلمانوں کی حوصلہ مندی اور جرأت دیکھی تو ابوعبیدہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطاعت قبول کر لی۔

جنگ جسر

رستم کو جب جابان اور نرسی کی پے در پے شکستوں کی خبر ملی تو اس نے بہمن جادویہ کی قیادت میں ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اسے ایرانیوں کا خاص جھنڈا "درفش کاویانی" عطا کیا۔ مسلمانوں کی فوج نے دریائے فرات کے مغربی ساحل پر ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ ایرانیوں نے بھی دریا کے دوسرے کنارے پر ڈیرے ڈال دیے۔ ایرانی سپہ سالار نے کہلا بھیجا کہ یا تو تم دریا پار کر کے آجاؤ یا ہم دریا پار کر کے آجائیں۔ ابوعبیدہؓ نے جواب دیا کہ ہم دریا پار کر کے آرہے ہیں مثنیٰ نے اس اقدام کی مخالفت کی، مگر ابوعبیدہؓ نہ مانے اور کشتیوں کا پل بنا کر دریا کے مشرقی کنارے جا پہنچے۔ اس جنگ میں ایرانی فوج اپنے ساتھ ہاتھی لے کر آئی تھی جنکو دیکھ کر عربی گھوڑے بدک رہے تھے۔ تمام مسلمان مجاہدین ہاتھیوں پر ٹوٹ پڑے۔ خود حضرت ابوعبیدہؓ سب سے بڑے ہاتھی "فیل سفید" پر حملہ آور ہوئے مگر اس ہاتھی نے آپؓ کو گرا دیا اور سینے پر پاؤں رکھ کر سارا جسم چور چور کر دیا۔ ابوعبیدہؓ کی شہادت کے ساتھ ہی اسلامی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا ایک مجاہد نے بڑھ کر پل توڑ دیا تاکہ مجاہدین واپسی کا راستہ نہ پا کر بے جگری سے لڑیں۔ مگر ایسا کرنے سے اسلامی لشکر کا اور نقصان ہوا۔ تقریباً چار ہزار مجاہدین دریا کی نذر ہو گئے۔ مثنیٰؓ نے اپنے دستے سمیت ایرانیوں کو روکے رکھا یہاں تک کہ پل دوبارہ تعمیر کر دیا گیا۔ مگر نو ہزار کے لشکر میں سے صرف تین ہزار مجاہدین زندہ بچے۔

معرکہ بویب

جب اس بربادی کی خبر دربار خلافت پہنچی تو حضرت عمرؓ نے مثنیٰؓ کی مدد کے لئے مسلسل افواج بھیجیں۔ اس مرتبہ بویب کے مقام پر دریائے فرات کے کنارے مسلمانوں اور ایرانیوں کا آمنا سامنا ہوا۔ اس دفعہ رستم نے مہران کو مقابلہ پر بھیجا۔ گزشتہ شکست کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مثنیٰ نے دریا کے پار جانے سے انکار کر دیا چنانچہ ایرانی فوج نے کشتیوں کا پل باندھ کر دریا عبور کر لیا۔ مسلمانوں نے خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا جن مجاہدین نے معرکہ جسر میں پشت دکھائی تھی آج سب کے آگے تھے۔ وہ اپنی سابقہ ناکامی کا داغ مٹانے کے لئے بے چین تھے۔ چنانچہ بڑے گھمسان کا رن پڑا اور آخر ایرانی فوج کو شکست فاش ہوئی۔ ان کا سردار بھی مارا گیا۔

قادسیہ کی جنگ

بویب کی شکست نے پورے ایران میں ہلچل مچا دی۔ لوگوں نے ملکہ آرزمی دخت کو تخت سے اتار کر یزدگرد کو تخت پر بٹھا دیا۔ اب رستم نے مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے زبردست فوج تیار کی۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر عراق کے مطیع قبائل نے بھی بغاوت کر دی۔ مثنیٰؓ اندرون ملک کو چھوڑ کر عرب کی سرحد پر آگئے اب حضرت عمرؓ فوج کی کمان خود سنبھالنا چاہتے تھے۔ مگر مجلس شوریٰ اس حق میں نہ تھی۔ چنانچہ سعد بن وقاصؓ کو اس مہم پر روانہ کیا گیا۔ اس فوج میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ جیسے معزز صحابہ کرام شامل تھے۔ حضرت سعدؓ نے قادسیہ میں قیام کیا، اور حضرت عمرؓ کی ہدایت کے مطابق ۱۴ آدمیوں کو یزدگرد کے پاس بھیجا۔ انہوں نے ایرانی بادشاہ سے کہا کہ یا تو مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دینا منظور کرو۔ ورنہ ہم تم سے جنگ کریں گے۔ مگر ایرانی بادشاہ نے

مسلمانوں کی شرطیں قبول نہ کیں۔

رستم کو ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج دے کر روانہ کیا گیا محرم ۱۴ھ میں دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا حضرت سعدؓ بیمار ہونے کی وجہ سے حرکت کرنے سے معذور تھے۔ اس لئے ایک پرانے محل کی چھت پر بیٹھ کر فوج کو لڑا رہے تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تو ایرانی ہاتھیوں نے مسلمانوں کو کافی نقصان پہنچایا، قبیلہ بنی اسد نے بڑی جانبازی سے ہاتھیوں کو روکے رکھا۔ اس روز ایرانی بظاہر غالب نظر آ رہے تھے۔ دوسرے دن عربوں نے بھی اونٹوں کو کالے برقعے پہنا کر خوفناک بنا دیا تھا اس طرح گھوڑے بدکنے لگے اور اپنے ہی فوجیوں کو کچلنے لگے تیسرے روز مسلمانوں نے بڑی بے جگری سے حملہ کیا۔ رات بھر جنگ ہوتی رہی۔ اگلے دن سہ پہر کو ایرانی فوج میں شکست کے آثار نمایاں تھے۔ اب رستم خود آگے آیا مگر زخمی ہو کر بھاگ جانا چاہا مگر ہلال نامی ایک مسلمان غلام نے اس کو قتل کر دیا۔ ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی اور ان کے تیس ہزار آدمی میدان جنگ میں کام آئے

مدائن کی فتح قادسیہ کی فتح کے بعد حضرت سعدؓ نے آس پاس کے سرداروں کو مطیع کیا پھر ایران کے پایۂ تخت مدائن کی طرف بڑھے راستے میں دریائے دجلہ حائل تھا۔ ایرانیوں نے پل توڑ دیا۔ حضرت سعدؓ نے بلا جھجک اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ باقی مجاہدین نے بھی ان کی تقلید کی اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کی ایک فوج دریا کے پار پہنچ گئی لوگوں نے جو یہ حال دیکھا تو پورا شہر حضرت سعدؓ کے حوالے کر دیا ایران کا بادشاہ اپنے خاندان کو لے کر بھاگ گیا

جنگ جلولا ایرانیوں کی شکست خوردہ فوج جلولا کے قلعے میں اکٹھی ہو چکی تھی حضرت سعدؓ نے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہاشم بن عتبہ کو بھیجا جنہوں نے ایک طویل محاصرے کے بعد قلعہ کو فتح کر لیا

خورستان کی فتوحات عراق پر اب مکمل طور پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ وہاں ایک نیا شہر بصرہ آباد کیا گیا۔ یہ دیکھ کر گرد و

باقی صفحہ ۳۰ پر

مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ کا

مرزائیت سے تائب ہونے کا واقعہ ان کی اپنی زبانی

منصور احمد، بہاولپور

مولانا لال حسین اختر نے کہا کہ میں ۱۹۲۳ء میں مرزائی ہوا اور ۱۹۳۱ء میں توبہ کی اور مسلمان ہوا۔ آٹھ سال مرزائیت میں گذارے، تین سال تک مرزائیوں نے ہمیں تعلیم دلائی۔ ایک میں تھا اور ایک مولوی مظفر علی۔ ہم دونوں کی تعلیم پر پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ دو استاد ڈیڑھ سو روپے ماہوار تنخواہ پر عبرانی زبان پڑھانے والے تھے، ان سے تورات، انجیل، زبور پڑھی۔ دو استاد سنسکرت پڑھانے والے تھے ان سے وید اور ہندوؤں کی دوسری مذہبی کتابیں پڑھیں۔ آریہ سے مناظرہ کے لئے اور دو استاد حدیث پڑھانے والے تھے اور ایک استاد تفسیر پڑھانے والا تھا، پہلے بیس طلباء رکھے گئے تھے۔ سنسکرت زبان کی مشکل گردانیں دیکھ کر سب چھوڑ گئے، ایک میں اور مظفر علی رہ گئے۔ اس طرح ہم نے تین سال میں تعلیم مکمل کی۔ آٹھ سال تک مرزائیوں کی طرف سے مناظرے کئے، میں لاہوری پارٹی میں شامل تھا۔ حضرت اقدس رائے پوریؒ نے فرمایا: تم نے مرزائیت سے توبہ کیوں کی (کیسے کی) کہنے لگے مجھے محض اللہ کے فضل و کرم سے خوابیں آنا شروع ہوگئیں، ایک ایک رات میں دو دو تین تین خواب آتے اور بہت برے برے خواب آتے ہیں، آیت الکرسی، معوذتین لاحول وغیرہ پڑھ کر سوتا، پھر پہلے سے زیادہ برے اور ڈراؤنے خواب آتے۔ میں کہتا، شیطانی خواب ہیں۔ اس زمانے کے دو خواب اچھی طرح یاد ہیں۔ جن کو میں اکثر بیان کرتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک خواب آیا کہ ایک صاف چٹیل میدان ہے اور زمین شور یعنی کلر والی ہے، وہاں ایک کمرہ ہے اور بہت لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں جمع ہو رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہاں غلام احمد قادیانی کو دیکھنے آئے ہیں۔ میں نے کہا پھر تم اندر کیوں نہیں جاتے! انہوں نے کہا: ہمیں اجازت نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت ہے میں جاتا ہوں، چنانچہ میں کمرے میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ ایک لمبا چوڑا پلنگ ہے جو سارے کمرے میں پھیلا ہوا ہے، اس پر مرزا صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور اوپر ایک سفید چادر لپٹی ہوئی ہے۔ میں جا کر پلنگ کے پاس ادب سے کھڑا ہو گیا۔

مرزا صاحب نے منہ سے کپڑا اتار دیا، میں نے دیکھا کہ ان کا منہ تین بالشت لمبا ہے اور شکل خنزیر کی ہے۔ ایک آنکھ کانی ہے اور دوسری چھوٹی ہے۔ مجھے کہنے لگے میں تو برے حال میں ہوں، تم یہاں کیوں آئے ہو؟ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

اور ایک خواب یوں دیکھا کہ ایک شخص میرے آگے آگے جا رہا ہے۔ اس کی کمر میں ایک تانت ہے جیسے دھنئے کی ہوتی ہے ادھر اس کی گردن کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور دونوں آگے پیچھے چل رہے ہیں۔ سامنے ایک سفید ریش اور سفید لباس میں ملبوس ایک شخص نمودار ہوئے مجھے کہنے لگے تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا اس شخص کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں، اس شخص نے کہا: یہ تو غلام احمد قادیانی ہے اور یہ دوزخ کی طرف جا رہا ہے، تم اس کے پیچھے جا رہے ہو میں نے کہا: کوئی شخص از خود بھی دوزخ میں جاتا ہے اور دوسرے کو بھی لیجاتا ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو آگے کو دیکھو۔ میں نے دیکھا تو دور سے سارے آسمان کے کنارے سرخ نظر آئے۔ اس نے کہا: یہ جہنم کی شعاعیں ہیں۔ اور یہ تمہیں وہیں لیجا رہا ہے۔ میں نے کہا یہ مجھ سے دور ہے۔ اور جب یہ جہنم میں گرنے لگے گا تو میں بھاگ جاؤں گا۔ آخر اس شخص نے خواب ہی میں چاقو یا چھری کو زور سے تانت پر

مارا اور وہ کٹ گئی ۔ اس کے کٹنے سے میری گردن کو جھٹکا لگا جس سے میری آنکھ کھل گئی ۔ اس قسم کے خوابوں کے بعد میں نے دل سے فیصلہ طلب کیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے میں بڑی سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا ۔ آخر میں نے ان لوگوں سے چھ ماہ کی رخصت لی اور دل ہی دل میں یہ فیصلہ کیا کہ مجھے خالی الذہن ہو کر قادیانی مذہب اور اسلام کا مطالعہ کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ حق کس طرف ہے ؟ چنانچہ میں نے غلام احمد قادیانی کی تمام کتابیں جمع کیں اور مسلمان علماء کی تفسیروں اور احادیث نبوی کا بالکل خالی الذہن ہو کر مطالعہ شروع کیا چنانچہ مجھے واضح ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً جھوٹا ہے ۔ مجھے اس کی کتابوں میں متعدد مقامات پر کذب و افترا نظر آیا اور اس نے جو تفسیر کی ہے اس کی غلطیاں سامنے آگئیں اور اس کے مکر و فریب کا انکشاف ہوا ۔ آخر میں نے مرزائیت سے توبہ کی اور مرزائیوں کی ملازمت سے استعفا دے دیا ۔

(نوٹ) مولانا لال حسین اختر اور مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں والوں کے درمیان رائے پور میں ایک مناظرہ ہوا تھا ۔ اس مناظرہ کے دوران مولانا فضل احمد صاحب لال حسین اختر کی صورت دیکھ کر کہتے تھے کہ مجھے اس پر بڑا ترس آتا ہے اور دعا کرتے تھے کہ اے اللہ اس کا دل پھیر دے اور اس کو مسلمان کر دے ۔

مولانا لال حسین اختر کی مرزائیت سے توبہ مولانا فضل احمد صاحب کی دعا کی برکت ہے ۔ اللہ کریم نے قبول فرمایا ۔

بمبئی انڈیا سے ——— حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عفی عنہ کا مکتوب گرامی ———

محترم باوا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عافیت دارین دخواہم

عرصہ ہوا گرامی نامہ موصول ہوا تھا غالباً جواب بھی تحریر کر دیا تھا ختم نبوت کے دس شمارے برابر موصول ہو رہے ہیں ۔ اللہ تعالٰی مزید کیا جا رہا ہوں سے ہم کنار فرمائے ایک قادیانی کو میں نے کچھ لٹریچر دیا تھا باپ بیٹے دونوں تذبذب میں مبتلا ہو گئے مجھے ایک دن ایک قادیانی مبلغ (ربوہ سے) ان لوگوں کو لے کر آ گیا ۔ کافی گفتگو رہی جب مرزا کی پیشگوئیوں پر بحث شروع کی تو صاف منکر ہو گیا کہ اس موضوع پر بات نہ کروں گا ۔ خیر بہت کوشش کی آمادہ نہ ہوا ۔ اس فن میں دوسرے مباحث بھی زیر بحث آئے تجربہ یہ ہوا کہ دوبارہ ملانے کے بعد بھی وہ انہیں نہ آنے پر آمادہ ہے ۔ حالات حاضرہ میں فراموش نہ کریں مدارس کے لئے اخیر انگریزی لٹریچر کے متعلق تحریر کیا تھا جو ممکن ہو سکے روانہ کریں ۔

والسلام

عزیز الرحمٰن عفی عنہ

دار العلوم امدادیہ بمبئی انڈیا ۔

عدل و انصاف کا اسلامی تصور

صادق فراز ، شجاع آباد

قبل از اسلام سے قبل عدل و انصاف کا عجیب معیار تھا ۔ صاحب ثروت قانون سے بالاتر ہوا کرتے تھے اس کے برعکس کسی غریب سے معمولی نوعیت کا جرم سرزد ہوتا تو حد جاری کرتے لیکن ہمارے مذہب اسلام نے عدل و انصاف کا وہ معیار قائم کیا جس کی رو سے کوئی بھی انسان بلاتفریق رنگ ، نسل مذہب کے قانون سے بالاتر نہیں ۔ اس دعوے کی ایک دلیل یہ ہے .... فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت (جس کا تعلق بنو مخزوم سے تھا) چوری کے جرم میں پکڑی گئی ، آنحضرت نے جرم کی پاداش میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ، تو حضرت اسامہ بن زیدؓ نے آنحضرتؐ سے ہاتھ نہ کاٹنے کی سفارش کی ، آپ جلال میں آ گئے اور فرمایا " اے اسامہؓ بنی اسرائیل کی قوم اس لئے تباہ ہو گئی کہ جب کوئی صاحب ثروت جرم کا ارتکاب کرتا تو معاف کر دیا جاتا ، اس کے برعکس اگر کوئی غریب آدمی جرم کا مرتکب ہوتا تو اس پر حد جاری کر دیا کرتے تھے ، خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ۔ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو وہ بھی سزا سے نہیں بچ سکتی ، چنانچہ فاطمہ نامی اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا " تاریخ اسلام پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ خلفاء راشدین سمیت مسلم امراء نے اپنے اپنے دور میں عدل و انصاف کی عظیم روایات قائم کیں جن پر غیر مسلم بھی رطب اللسان ہیں ، چنانچہ لارڈ میکالے لکھتا ہے برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی اس عرصہ میں مذہبی تعلیم عام تھی ، معاشرہ میں خوف خدا تھا انصاف پرستی مسلمانوں کا شعار تھا لیکن انگریزوں نے برسر اقتدار آتے ہی مذہبی تعلیم کے دروازے بند کئے اور ایسا نظام تعلیم اور نظام حکومت و عدالت رائج کیا جس کی رو سے فیصلے جلد فیصلے نہیں ہوتے تھے (بحوالہ میکالے ایڈیشن ۱۹۰۳ء)

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر عدل سے متعلق احکامات موجود ہیں ۔ ایک مقام پر عدل و انصاف کرنے والے کی تعریف و توصیف میں ارشاد ہوا ۔ ان اللہ یحب المقسطین یعنی کہ اللہ انصاف کرنے والے کو اچھا و درست رکھتا ہے ۔ اگر عدل و انصاف کا وجود نہ ہو تو ملک و معاشرے میں اضطراب پایا جائے گا اس لئے کہ ظالم کو ظلم سے کوئی روک نہ سکے گا ۔ کیونکہ عدل احتساب کا دوسرا نام ہے ، اللہ تبارک و تعالٰی عدل کا دامن ہر موقع پر تھامنے کے لئے حکم دیتا ہے ۔ چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے " واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربٰی " یعنی ہمیشہ انصاف کی بات کیا کرو خواہ مقابلے پر تمہارا عزیز ہی کیوں نہ ہو ۔

شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رح

مولانا محمد میاں ہزاروی

مولانا احمد علی لاہوری ضلع گوجرانوالہ کے ایک چھوٹے سے قصبہ جلال نزد ریلوے اسٹیشن گکھڑ ۲ رمضان المبارک ۱۳۰۴ کو جمعۃ المبارک کے روز پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد کا نام شیخ حبیب اللہ تھا جو ایک صالح [illegible] دار بزرگ تھے۔

تعلیم و تربیت۔ اوائل عمر میں ہی [illegible] کی والدہ ماجدہ نے آپ کو خود ہی قرآن مجید پڑھایا اور پھر قریبی گاؤں کوٹ سعید اللہ کے پرائمری اسکول میں داخل کرا دیا گیا بعد میں آپ نے کھونڈی گجور والی کے اسکول میں داخلہ لیا اور پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد آپ گوجرانوالہ کی جامع مسجد میں مولانا عبدالحق کے حلقہ درس میں داخل کیا گیا جہاں نصاب فارسی سے آپ کی دینی تعلیم کی ابتداء ہوئی ابھی چند ہی مہینے آپ نے یہاں گزارے تھے کہ آپ کو مولانا عبید اللہ سندھی کے ہمراہ بغرض تعلیم و تربیت بھیج دیا گیا۔

حضرت سندھی سخت مزاج تھے اور ہر وقت آپ کو کام میں مصروف رکھتے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانا' گھر کا پانی بھرنا' مولانا سندھی کے اپنے چھوٹے بھائیوں کے کپڑے دھونا آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ سات سال تک ایک روٹی پر گزارہ کرتے رہے جب بھوک زیادہ ستاتی تو جنگل میں چلے جاتے اور جنگلی بیروں اور کیکر کی پھلیوں سے پیٹ بھر لیتے۔

بیعت۔ مولانا سندھی آپ کو لے کر امام العارفین غلام محمد دین پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت دین پوری نے از خود آپ کو سلسلہ قادریہ میں بیعت فرمایا اور اسم ذات کی تلقین کی اس وقت آپ کی عمر ۱۹ برس کی تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت مجھے بیعت کا پتہ تھا نہ ذکر اذکار کا کوئی علم تھا نہ اس سے قبل کبھی لطیفہ قلب سنا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ حضرت دین پوری کے بتائے ہوئے سبق کو پڑھنا شروع کیا تو زندگی کے آخری لمحہ تک اسے نبھایا اور اسے نبھانے کی خدا نے توفیق دی فرمایا امروٹ شریف جب جانا ہوا تو حضرت قطب الاقطاب مولانا سید تاج محمود امروٹی کی شفقت کی بھی انتہا تھی وہاں کئی سال طالب علمی کی زندگی گزاری پھر مولانا سندھی نے اپنا مدرسہ جب پیر جھنڈے میں منتقل کر لیا تو ہمیں وہاں ان کے ساتھ جانا پڑا مگر میرا قلبی تعلق بدستور حضرت امروٹی سے جاری رہا۔ تکمیل تعلیم کے بعد جب دہلی اور لاہور وغیرہ قیام کرنے کا اتفاق ہوا تو اکثر و بیشتر ان دونوں حضرات کی خدمت میں کاسۂ گدائی لے کر حاضر ہوتا اور جو چیز ملی وہ بھی کاسۂ گدائی میں ڈال لیتا۔

دارالارشاد میں قیام۔ حضرت سندھی نے گوٹھ پیر جھنڈا میں دارالارشاد کے نام سے ایک درس گاہ قائم کی اور اس میں آپ کو بھی تربیت دی تکمیل علم کے بعد آپ کو اسی درس گاہ میں مدرس مقرر کر دیا گیا۔

پہلی شادی۔ حضرت سندھی کی سب سے بڑی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا گیا مگر ایک ہی سال بعد آپ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی دوسری شادی مولانا ابو محمد [illegible] کی صاحبزادی سے ہوئی نکاح حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب نے دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں پڑھایا اپنی شادی کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جب نکاح کے خیال سے مجھے مولانا سندھی پیر جھنڈا سے دیوبند لے گئے تو دور دراز سفر کی وجہ سے میرے کپڑے سخت میلے ہو گئے تھے انہوں نے مجھے اطلاع نہیں دی تھی کہ تمہارے نکاح کے لئے تمہیں لے جا رہے ہیں اس وقت میرے پاس کپڑے دھونے کے لئے پیسے نہیں تھے تو نکاح کے وقت سب سے میلے کپڑے میرے ہی تھے اور جب نواب شاہ واپس آئے تو ہمارے گھر میں کوئی چارپائی نہ تھی۔

دینی اور ملی خدمات۔ حضرت سندھی نے حضرت شیخ الہند کے ایماء پر دیوبند میں جمعیۃ الانصار قائم کی جس کا مقصد علماء دیوبند کی تنظیم کرنا تھا حضرت سندھی نے دس افراد کو قرآن کی انقلابی تفسیر پڑھانا شروع کی اس جماعت میں پانچ گریجویٹ اور پانچ مستند علماء تھے مگر بعض مصالح کی بناء پر حضرت شیخ الہند محمود حسن کے مشورہ سے حضرت سندھی نے دہلی کی مسجد فتح پوری میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے ڈاکٹر انصاری اور حکیم اجمل خان مرحوم کی زیر سرپرستی نظارۃ المعارف القرآنیہ قائم کی مذکورہ بالا پانچ مستند علماء میں سے ایک حضرت مولانا احمد علی بھی تھے۔

آپ نے نواب شاہ میں حضرت سندھی کے حکم پر ایک مدرسہ قائم کیا اور بعد میں حضرت شیخ الہند کے ارشاد پر حضرت سندھی کے جانشین مقرر ہوئے سندھی اور اسنگھٹن کی تحریک کے زمانے میں آپ نے آگرہ اور مضافات کے دورے بھی فرمائے اور اکثر مسلمانوں کے غلط نام مثلاً محمد سنگھ۔ محمد رام وغیرہ بدل کر ان کے صحیح اسلامی نام رکھے اور کلمے بھی پڑھائے ریشمی خطوط کی تحریک میں جب علماء اور مشائخ کی گرفتاریاں عمل میں آئیں اور آپ بھی گرفتار کر لئے گئے اور مختلف مقامات سے منتقل کرتے ہوئے آپ کو لاہور لا کر نظر بند کر دیا گیا لاہور میں آپ کا کوئی جاننے والا نہ تھا آپ نے درس قرآن کی ابتداء کی اور آہستہ آہستہ آپ کے درس کا چرچا عام ہو گیا چونکہ آپ انگریزوں کے سخت مخالف تھے اس لئے شروع میں لوگ بہت کم التفات کرتے تھے گھر میں کئی کئی روز فاقہ ہوتا تھا آپ صابن بنا کر اور عربی کتابوں کی مسودوں کی تصحیح کر کے اپنی ضروریات پوری کرتے اور بعض اوقات آپ کے گھرانے نے چنے چبا کر گزر کیا مسجد لائن سبحان خان موجودہ جامع مسجد شیرانوالہ آپ کی دینی خدمات کا مرکز تھی آپ ہجرت کر کے کابل بھی تشریف لے گئے اور واپسی پر انجمن خدام الدین کی بنیاد رکھی اور خدمت قرآن و سنت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے قرآن کی تفسیر لکھی مدرسہ قاسم العلوم تعمیر کروایا۔ مدرسہ البنات قائم کیا۔ کئی ایک مساجد تعمیر کرائیں انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام ہفت روزہ خدام الدین کا اجراء کیا جس میں آپ کا خطبہ اور مجلس ذکر کی تقریر چھپا کرتی تھی اور ہزاروں لوگوں کے ہاتھ پہنچتی تھی اس پرچہ بلکہ اپنی جیب سے رسالہ خریدا کرتے تھے اسی اخلاق کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ارشادات کی مقناطیسی کشش نے بڑے بڑے جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے دل موہ لئے اور وہ سچے مسلمان بن گئے آپ نے مختلف موضوعات پر آسان زبان میں رسائل لکھے ایک دفعہ میکلیگن انجینئرنگ کالج کے انگریز پرنسپل نے حضور اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی تو آپ نے احتجاج کرنے والے طلباء کا ساتھ دے کر اس تحریک میں جان ڈال دی [illegible] کی غلامی کا ثبوت دیا پیرانہ سالی کے باوجود تحریک ختم نبوت کے دوران اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا اور جیل کی صعوبتیں برداشت کیں آپ نے آزادی کشمیر کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ [illegible] جمعیۃ العلماء کی بنیاد رکھی غرض ہر طرح آخر دم تک قوم و ملت کی خدمت کی۔

خرقہ خلافت۔ جملہ اسباق کی تکمیل پر حضرت امروٹی نے آپ کو بیعت و ارشاد کی اجازت فرمائی کچھ عرصہ بعد حضرت دین پوری نے بھی آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا آپ کے تین صاحبزادے تھے خلف اکبر حضرت مولانا حافظ

باقی صفحہ ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیق الحق
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مرتد مسلمان ہو سکتا ہے

سائل: باؤ خلیل کو باٹی کراچی

س: آپ کا ہفت روزہ جلد نمبر ۶ شمارہ ۲۹۔ ۱۱ تا ۱۷ جمادی الاوّل پڑھا۔ کیا قادیانیوں سے تعلقات جائز ہیں؟ الحمد للہ ہم پہلے بھی ان مرتدوں سے ہوشیار تھے۔ مگر اس دفعہ ہفت روزہ پڑھ کر اور بھی محتاط ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے (آمین) میرا ایک سوال ہے کہ قادیانیوں کا اپنا تو کوئی مذہب نہیں ہے جیسا کہ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی وغیرہ ہیں۔

قادیانیوں میں اکثریت مسلمانوں سے مرتد ہونے کی ہے ایک مسلمان مرتد (کافر) ہونے کے بعد کیا دوبارہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج: مرتد اگر سچے دل سے تائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت (اسلام) کا دروازہ اس کے لیے بھی کھلا ہے۔

ایک منگھڑت قصہ

سائل: محمد خان کراچی

س: ایک واقعہ عوام الناس میں مشہور ہے، خدا جانے کہاں تک درست ہے وہ اہل علم جانتے ہوں گے، چونکہ ہمارا اس کی صحت اور عدم صحت میں جھگڑا ہے، اس کا تصفیہ آپ پر چھوڑا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر دیدارِ خداوندی کے لیے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک بوڑھی عورت ملی۔ تن تنہا، وہ درخواست کرتی ہے کہ میرے لیے اولاد کی دعا کیجیے۔ موسیٰؑ نے اس کے لیے اللہ سے درخواست کی، جواب ملتا ہے کہ اے موسیٰؑ! اس کی تقدیر میں بچے نہیں واپسی پر جواب بوڑھی کو نفی میں ملا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد موسیٰؑ کا دوبارہ اس بوڑھی پر گزر ہوا اس کے ساتھ بچے تھے۔ پوچھا یہ کس کے ہیں؟ کہا کہ یہ میرے ہیں۔ موسیٰؑ کا اللہ سے دریافت کرنا کہ تقدیر میں نہ ہو تو کیسے پیدا ہو گئے۔ اللہ پاک نے موسیٰؑ کو راز بتلانے سے پہلے کہا کہ اے موسیٰ انسان کا گوشت چاہیے کہیں سے لا دو۔ موسیٰ علیہ السلام کا جانا۔ جس سے بھی گوشت مانگتے ہیں وہ انکار کرتا ہے۔ آخر میں ایک آدمی ملتا ہے ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اللہ کو انسانی گوشت چاہیے وہ اپنے بدن سے جگہ جگہ گوشت کاٹ کر دیتا ہے۔ موسیٰؑ گوشت کے ساتھ حاضر ہوا۔ اللہ نے پوچھا کہ کہاں سے لائے بتایا فلاں شخص ہے۔ اللہ نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تم انسان نہیں ہو تم اپنا گوشت نہیں دے سکتے۔ بس جو اپنا گوشت خدا کو دیتا ہے تو پھر اللہ پاک کیونکر اس کی دعا رد کرے گا اس آدمی کی دعا سے بڑھیا کو بچے ملے۔ ہمارا نزاع اس میں ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ اس آدمی کا درجہ موسیٰؑ سے بڑا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر سے کسی کا درجہ بڑا نہیں ہو سکتا۔ تو فریقین میں سے کونسا فریق حق پر ہے اور کونسا باطل پر۔

ج: یہ قصہ ہی منگھڑت ہے اس قصہ کی بنیاد پر مسائل نکالنا فضول بحث ہے۔

دو نعتیہ اشعار

محمد مصطفیٰ آئینۂ انوار یزدانی
محمد مصطفیٰ دیباچۂ آیاتِ قرآنی

وہ عظمت ہے وہ وسعت ہے محامد اور محاسن میں
احاطہ جس کا کر سکتا نہیں ادراکِ انسانی

عظیم محشر عارفی کراچی

ہرنائے چائے

رنگ
خوشبو
اور ذائقہ
ہر گھونٹ میں لذت
ہر جگہ باآسانی دستیاب
ھرنائے پاک پرائیویٹ لمیٹڈ
پوسٹ آفس بکس نمبر ۳۳۸۱ کراچی نمبر ۲۷

صاحبِ نصاب کا زکوٰۃ لینا جائز نہیں

سائل: مطیع اللہ کراچی

س: زید کے پاس اپنا مکان نہیں وہ فی الحال سرکاری مکان میں رہتا ہے لیکن وہ تنخواہ میں سے کچھ رقم ذاتی مکان خریدنے کے لئے بچاتا ہے۔ اب تک اس کے پاس اتنی رقم نہیں ہوئی کہ کوئی اپنا مکان خرید سکے، لہٰذا زید کو کوئی زکوٰۃ دے تو کیا زید زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں۔

ج: اگر وہ رقم نصاب کو پہنچ گئی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور صاحبِ نصاب کا کسی سے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

ٹیوشن کی اجرت

سائل: عبدالعزیز ٹنڈو جام

س: آج کل بعض ائمہ مساجد اور حفاظِ کرام مساجد یا گھروں میں بالغ اور قریب البلوغ لڑکیوں کو قرآن پڑھاتے ہیں۔

(ا) بذاتِ خود گھروں میں ٹیوشن پڑھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(ب) بالغہ یا قریب البلوغ لڑکیوں کو غیر مرد کا قرآن پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: ایسی لڑکیوں کو اگر پردہ کیساتھ محارم کی موجودگی میں پڑھایا جائے تو جائز ہے ورنہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے جائز نہیں پڑھانے کی اجرت لینا جائز ہے۔

س: قراقلی ٹوپی (جناح کیپ) پہننا جائز ہے یا نہیں؟ نیز قراقلی ٹوپی یا جناح کیپ پہن کر نماز پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اس میں عدمِ جواز کا شبہ کیوں ہوا؟

س: کیا چشمہ لگا کر نماز پڑھانا مکروہ ہے؟

ج: نماز کی حالت میں چشمہ اتار لینا بہتر ہے۔

نامحرم کو دیکھنا آنکھوں کا گناہ ہے

سائل: ایک ٹیچر کراچی

س: ایک شخص وضو کے ساتھ ہے۔ اگر وہ نامحرم کو دیکھے یا نامحرم اس کو دیکھے (کیونکہ دونوں ایک اسکول میں ٹیچر ہیں) تو اس صورت میں وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ج: نامحرم کو دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ نامحرم کو دیکھنا آنکھوں کا گناہ ہے اور گناہ سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے۔

بغیر عذر کے جمعہ چھوڑنا

سائل: کریم بخش کراچی

س: مجھ سے لگاتار تین جمعہ چھوٹ گئے ہیں یعنی میں نے مسلسل تین جمعے کی نمازیں نہیں پڑھیں۔ اب جمعہ پڑھنے کی نیت کرتا ہوں تو ایک الجھن پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ میں نے کئی لوگوں سے سنا ہے کہ اگر کسی کے تین جمعہ مسلسل چھوٹ جائیں تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور پھر وہی عمل دہرانا پڑتا ہے جو ایک غیر مسلم مسلمان ہونے کے لئے کرتا ہے۔ اب میں سخت الجھن میں ہوں کہ کیا کروں۔ اور اس الجھن کی وجہ سے پھر بہت سے جمعوں میں شرکت نہیں کی۔

ج: تین جمعے بغیر عذر کے مسلسل چھوڑ دینا بہت ہی سخت گناہ ہے۔ لیکن اگر اس کو گناہ سمجھے تو آدمی کافر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر توبہ لازم ہے سچی توبہ کے بعد بڑے سے بڑا گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ آپ صدقِ دل سے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

ضروری تصحیح

ہفت روزہ ختم نبوتؐ جلد ۶ شمارہ ۳۵ (۲۶ فروری تا ۱۰ مارچ) صفحہ نمبر ۱۵ "چند وجوہات کفر مرزا" ملاحظہ فرمائیں جس کے نیچے (خاتم النبیین مولانا محمد انور کاشمیری نور اللہ مرقدہ) تحریر ہے وہ دراصل یوں ہے خاتم النبیین از مولانا محمد انور کشمیریؒ قادیانی دجال" از "کا اضافہ فرمالیں

کوئٹہ میں ختم نبوت سنٹر کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان نے اپنا ملکیتی دفتر نہ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ کا سودا ساڑھے پانچ لاکھ روپے میں طے کیا ہے ڈیڑھ لاکھ روپے ادا کر دیئے ہیں بقایا چار لاکھ روپے کی مجلس مقروض ہے جس کی ادائیگی دو ماہ کے اندر کرنی ہے جس کے لئے تمام اہل خیر حضرات فوراً توجہ فرمائیں۔

ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ رب العزت کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقات میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں مجلس کی امداد و اعانت کرتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں خرچ کی جا سکے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔

ترسیلِ زر کے لیے:

حاجی محمد نسیم خان، فون ۷۰۹۲۷
خازن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حاجی تاج محمد فیروز ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، شارع لیاقت
کوئٹہ، فون نمبر ۷۸۸۲۲

واجرکم علی اللہ

مولانا منیر الدین
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ۔ بلوچستان
حاجی سید شاہ محمد فون ۷۳۶۵۶
نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت، شارع لیاقت کوئٹہ

خالد اصغر شیخ

قادیانی کیا کر رہے ہیں؟

ایک مرزائی ڈاکٹر کی رہائش گاہ پر خفیہ اجتماع

قادیانی نہ صرف بیرون ملک اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں بلکہ اس کارروائی کو ملک کے اندر بھی پورے زور و شور سے جاری رکھے ہوئے ہیں پہلے پہل کلمہ طیبہ سے بے ادبیاں کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور اسلام کے متوالوں نے ان کی یہ سازش ناکام بنا دی تو انہوں نے اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنے کے لئے پریس کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے۔ مرزائیوں کی سرگرمیاں کچھ عرصہ قبل سرگودھا میں ماند پڑ گئی تھیں اور خصوصاً مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ جب ان کے علم میں آیا کہ مرزائی اب ترک سکونت کر رہے ہیں اور اپنی جائیداد اور اثاثے یہاں سے کسی دیگر نامعلوم مقام کی طرف منتقل کر رہے ہیں گویا اندرون خانہ ان کی خفیہ سرگرمیاں جاری رہیں اور اس کا عقدہ گزشتہ دنوں کھلا جب سرگودھا میں ایک مرزائی ڈاکٹر کی رہائش گاہ پر ایک خفیہ اجتماع ہوا جس میں چند ضمیر فروش اور بے غیرت نام نہاد اہل قلم حضرات نے شرکت کی اور انہی میں خاص گھٹیا درجے کے صحافیوں جو بلاشبہ صحافت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں نے قادیانوں کی ظلم بھری داستان کی اشاعت کا سودا بھی کیا۔ دراصل ہمارے شہر سرگودھا میں ایسے بے غیرت صحافی بھی موجود ہیں جو چند سکوں کے عوض قلم تو کیا ایمان بھی بیچنے کو تیار رہتے ہیں۔ ان کے محاسبہ کے لئے غیور اور صالح کردار کے مالک صحافیوں نے ایک مہم کی داغ بیل ڈالی ہے جو ضمیر فروش صحافیوں کے کرتوت سے پردہ ہٹائیں گے۔ اور قادیانی ٹولے کی سازشوں اور مذموم حرکتوں کی بیخ کنی کر کے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دیں گے۔

حکومت پاکستان نے قادیانی گروپ کو واضح طور غیر مسلم قرار دے دیا ہوا ہے اور ان کے خلاف قانون بھی پاس کر دیا ہے لیکن سزا بہت کم تجویز کی گئی ہے۔ سرگودھا میں خدا کے فضل و کرم سے مسلمان مجاہدوں نے مرزائیوں کے خلاف موثر کارروائی کی اور ان کو اسلام دشمنی سے باز رکھنے کے لئے بھرپور کوشش کی لیکن حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا گیا اب یہاں کے مرزائی زیر زمین کارروائیاں کر رہے ہیں جن کا تدارک کرنا از حد ضروری ہے علاوہ ازیں ان کا ساتھ دینے والے نام نہاد صحافیوں کا محاسبہ بھی لازمی ہے اگر وطن فروشوں کو کھلا چھوڑ دیا گیا تو وطن کو سخت نقصان پہنچے گا۔ اس کے علاوہ مرزائی انتہائی اہم عہدوں پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی نشاندہی کر کے ان کے ہاتھوں کو ناکارہ بنایا جا سکتا ہے لیکن ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور سرمایہ کی کمی کا خدشہ ان کو نہیں ہے کیونکہ ایک اطلاع کے مطابق موجودہ زیر زمین سرگرمیاں غیر ملکی سرمایہ کے بل بوتے پر ہو رہی ہیں اور ایک منصوبہ کے تحت ہی ضمیر فروش صحافیوں کو خریدا جا رہا ہے۔ حکومت کی خفیہ ایجنسی کا فرض ہے کہ وہ ان خفیہ اجلاس کا بروقت نوٹس لے اور مرزائیوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے اور ان کے ہاتھوں بکنے والے دین اسلام کے دائرہ میں موجود کالی بھیڑوں کی نشاندہی

حاجی بلند اختر نظامی کو صدمہ

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے قائد جناب حاجی بلند اختر نظامی صاحب کے سسر جناب مولوی محمد یوسف صاحب قضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

ادارہ ختم نبوت حاجی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

شیر شاہ کراچی میں
ہفت روزہ
ختم نبوت
اسلم دواخانہ شیر شاہ کالونی محمدی روڈ
سے حاصل کریں

یا اللہ مدد
الیاس پنسار سٹور
ہمارے یہاں
خالص سلاجیت اور اصلی شہد
ہر وقت اور ہر موسم میں دستیاب ہے
اس کے علاوہ ہمدرد، اشرف لیبارٹریز، قرشی دواخانہ، اجمل دواخانہ کی سربند دوائیں اور مشروبات اور سامان پنسار اور دیسی جڑی بوٹیاں ہمہ وقت موجود ہیں۔
بازار سے بارعایت خرید فرمائیے
پروپرائٹر: حافظ محمد الیاس و میران شاہ ظفر روڈ

عبرت نشان

مرگ مرزا

ہمارے محترم حافظ محمد حنیف صاحب ندیم اپنے مضامین میں پنجابی زبان کے مشہور شعر
"مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار"
کا حوالہ دیا کرتے ہیں اسی شعر کے پیش نظر میں نے درج ذیل نظم کہی ہے۔

جناب
م۔ب

چل ویکھن چلئے راوی پار　　جھوٹے تے پئیدی رب دی مار
الٹیاں کر کر ہویا خوار　　ڈبیا غلاظت دے وچ کار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

سوہرا آکھے ہیضہ ہویا　　دستاں کیتا انج ادھ مویا
الٹی وچ او الٹ ہویا　　روندا پتر زار و زار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

ثناء اللہ نوں چیلنج کر کے　　ہوبائے جھوٹھا پہلاں مر کے
عزائیل نے پھڑیا تڑ کے　　مک گیا جھوٹھا کاروبار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

مرزے ہوری لے فرماؤن　　"مرض ہیضہ فالج طاعون
جھوٹھیاں دی ایہہ بنن دھون　　قدرت دی پئی ایسی مار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

دسے اپنی عمر دے سال　　ہے اسی نیڑے انتقال
پر موت نے سٹیا اپنا جال　　اڑسٹھ انہتر دے وچکار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

محمدی بیگم تے دل آیا　　نکاح دا الہام بنایا
پیریں پیا کدی دھمکایا　　پا نہ سکیا ویاہ دا ہار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

پتر دسدا حال عجب سی　　قے دست دا زور غضب سی
دو ہاں پاسے توپ نصب سی　　منہ تے ڈھولی سن اکو بار
مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مویا منگل دے وار

ختم نبوۃ اور قادیانی وسوسے

قسط نمبر ۲

امت کا باپ

انسان کے انسان کے ساتھ کئی رشتے ہوتے ہیں، مگر ایک رشتہ ایسا بھی ہے جس میں کسی دوسرے کی شرکت ممکن نہیں، وہ رشتہ ہے باپ کا انسان کے ایک سے زیادہ بھائی ہو سکتے ہیں، ماموں ہو سکتے ہیں بیٹے ہو سکتے مگر باپ صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح امت مسلمہ کا باپ از روئے قرآن و حدیث صرف حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کوئی بھی صحیح العقل انسان حضور اکرمؐ کے بعد کسی اور کو اپنا باپ تسلیم نہیں کرتا، چنانچہ خود حضورؐ فرماتے ہیں،

الا ان ربکم واحدٌ و دینکم واحد وقبلتکم واحد وابوکم وکذالک نبیکم واحدٌ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (کنز العمال)

اے مسلمانو! یاد رکھو کہ تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا دین ایک ہے اور تمہارا قبلہ ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے بالکل اسی طرح تمہارا نبی ایک ہے کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ورنہ وہ امت کا باپ ہوگا)

اس حدیث میں واضح کیا گیا کہ کوئی غیرتمند مسلمان جس طرح اپنے لئے دوسرا باپ تجویز نہیں کرسکتا اسی طرح اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی کو نہیں مان سکتا۔ اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کسی دوسرے نبی کے پیدا نہ ہونے کے دلائل دیتے ہوئے خاتم النبیین کے معنی بھی بتا دیئے کہ لا نبی بعدی، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

چونکہ عقیدۂ ختم نبوت اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے، اس لئے اس کے مزید دلائل کی ضرورت نہیں ہے۔

منکرین ختم نبوت کے دلائل اور ہمارے جوابات،

موجودہ دور میں بین الاقوامی سازش کے تحت اسلام کے خلاف کئی فتنے سرگرم عمل ہے جن میں ایک قادیانی فرقہ بھی ہے یہ گروہ ختم نبوت کا سرے سے منکر ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمدیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ہزاروں رسول آ سکتے ہیں اپنے اس خودساختہ باطل عقیدے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے بعض قرآنی آیات کا غلط مفہوم پیش کیا جاتا ہے، آئندہ صفحات میں ان آیات قرآن کا صحیح مفہوم اسلامی عقیدہ کے مطابق بیان کیا گیا ہے اور ان اوہام اور شبہات کا ازالہ توضیحات کے ذریعہ کیا گیا ہے جن کے پیدا کرنے کی اس طبقہ کی طرف سے کوشش کی جاتی ہے اگر برادران اسلام ان جوابات کو اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں تو انشاءاللہ قادیانی وسوسوں سے وہ یقیناً محفوظ رہ سکیں گے۔

اجرائے نبوت کی قادیانی دلیل (۱)

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

کہا جاتا ہے کہ سورۂ فاتحہ میں ان لوگوں کی راہ طلب کی جاتی ہے جن پر انعام کیا گیا ہے۔ بالفاظ دیگر نبوت کے حصول کی دعا ہے کیوں کہ یہی سب سے بڑا انعام ہے، معلوم ہوا کہ نبوت جاری ہے،

جوابات

نمبر۱: اگر سورۃ فاتحہ میں نبی بننے کی دعا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از نبوت یہ دعا مانگنی چاہئے تھی۔ مگر اس دعا کا نزول بعد از نبوت ہوا، اور آخر دم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے رہے حالانکہ اس کی ضرورت باقی نہ رہی کیونکہ اس سے پہلے ہی آپؐ کو نبوت مل چکی تھی اور مقصد پورا ہو چکا تھا۔

نمبر۲: ساڑھے تیرہ سو برس امت دعا مانگتی رہی اور کوئی بھی نبی نہ بن سکا وہ بھی نہ بن سکے جن کو رضائے الٰہی کا پروانہ صادر ہو چکا تھا۔ بقول قادیانی امت ایک نبی ہو (یعنی مرزا غلام احمد) مگر اس کی نبوت مشتبہ ہوگئی بلکہ یہ خود بھی سترہ برس سال تک اپنی نبوت کو نہ سمجھ سکا، اور انکار کرتا رہا۔ اور پھر مرزا صاحب کی وفات کے بعد قادیانی امت کے پانچ فرقوں میں سے چار فرقے مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کر بیٹھے۔ مذہب کی تاریخ میں مدعی نبوت کے دعویٰ میں اشتباہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی اس دعا میں نبوت مانگی جا رہی تھی تو خود مرزا صاحب کو

سترو برس تک اپنی نبوت کا منکر نہ بنا رہتا،

نمبر۳: نبوت نعمت ہے تو شریعت وکتاب بھی نعمت ہے بلکہ نبوت اسی لئے نعمت کہلاتی ہے کہ وہ شریعت وکتاب کی حامل ہوتی ہے۔ جیسے فرمایا۔۔ واذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ (البقرہ ۲۳۱) یعنی اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر نازل ہوئی اور جو تم پر کتاب اور حکمت نازل کی گئی۔۔۔ تو کیا قرآن مجید کے بعد کوئی دوسری کتاب بھی نازل ہو سکتی ہے؟

نمبر۴: نزول نعمت سے مراد نبوت کا ملنا نہیں کیونکہ یہ نعمت مریمؑ پر بھی نازل ہوئی۔ فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلی والدتک (المائدہ ۱۱۰) (یعنی اے عیسیٰؑ میری نعمت کو یاد کر جو میں نے) تجھ پر اور تیری ماں پر کی۔ ایسا ہی زید بن حارثہ پر انعام ہوا۔ فرمایا وان تقول للذی انعم اللّٰہ علیہ (الاحزاب ۳۷) یعنی جب تو اسے کہتا جس پر اللہ نے انعام کیا تھا۔ اسی طرح سب مسلمانوں پر انعام الٰہی ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے، واذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم۔۔ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (آل عمران ۱۰۳) پس اس سے نبوت لازم نہیں آتی۔

نمبر۵: اھدنا الصراط المستقیم۔۔۔الخ کی دعا منعم علیہ گروہ کی طرح استقامت کی راہ پر گامزن رہنے کی تمنا ہے کیوں کہ جو ممکن انعامات ہیں اسی راہ پر ملیں گے مثلاً ہر قسم کے انوار وبرکات اور محبت ویقین کامل اور تائیدات سماویہ اور قبولیت ومعرفت تامہ کے انعام جو امت محمدیہ کے لئے کامل ہیں۔

قادیانی دلیل نمبر۲

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (النساء ۶۹)

کہا جاتا ہے کہ آیت انعم اللّٰہ علیھم من النبیین میں کامل اطاعت کی بدولت نبی، صدیق، شہید اور صالح بننے کا ذکر ہے۔

جوابات

نمبر۱: بننے کا ذکر نہیں بلکہ ان کی معیت کا ذکر ہے فرمایا ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (النساء ۶۹) یعنی جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے تو یہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ اچھے ساتھی ہیں۔ یہاں صاف مع الذین کا لفظ موجود ہے یعنی اطاعت سے نبیوں اور صدیقوں وغیرہ کی معیت ملتی ہے۔ اور آیت کے آخر پہ پھر دہرایا کہ وحسن اولئک رفیقا: کیسے اچھے رفیق ہیں۔ تو کسی کی معیت سے وہی چیز نہیں بن جاتی۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کی معیت مومنوں کو حاصل ہے مگر وہ خدا نہیں بن جاتے

نمبر۲: اگر بننے کا ذکر ہوتا تو بجائے مَعَ الَّذِیْنَ کے یوں فرمایا جاتا کہ فاولئک ھم الذین انعم اللّٰہ علیھم کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا جیسا کہ دوسری جگہ بننے کے سلسلے میں فرمایا والذین آمنوا باللّٰہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (الحدید) کہ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ غرض مومن کے صدیق، شہید، صالح بننے کی شہادت تو قرآن مجید میں موجود ہے مگر نبی بننے کا کہیں ذکر نہیں:-

نمبر۳: اگر اطاعت کاملہ کا نتیجہ نبوت ہے تو اکابر صحابہؓ کو یہ منصب ضرور حاصل ہوتا جنھیں رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ کا خطاب ملا اور جن کو رضائے الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ فرمایا ورضوان من اللّٰہ اکبر (التوبہ ۷۲)

نمبر۴: اگر اطاعت کے نتیجہ میں نبوت ملتی تو حضرت عمرؓ ضرور نبی ہو جاتے جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر (مشکوٰۃ)۔ حضرت علیؓ ضرور ہی نبی ہو جاتے جن کے متعلق فرمایا:- انت منی بمنزلۃ ھارون (مشکوٰۃ)

نمبر۵: اگر نبوت اطاعت کاملہ کا نتیجہ ہے تو عورت کو بھی نبوت ملنی چاہیے۔ کیونکہ اعمال صالحہ کے نتائج میں مرد وعورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جیسے فرمایا من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (النحل ۹۷) کہ جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے مرد یا عورت اور وہ مومن ہے تو ہم یقیناً انہیں ایک پاک زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ہم یقیناً انہیں ان کے بہترین اعمال جو وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔ کیا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال فیضان ثابت نہ ہوگا۔ اور جسے بھی نبوت حاصل ہوئی وہ بھی آپ کے طفیل نبوت حاصل کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبوت ورسالت اطاعت کاملہ کا نتیجہ نہیں۔

نمبر۶: اگر اس آیت سے تسلسل نبوت ثابت ہوتا ہے تو کیوں ممکن نہیں کہ اطاعت رسول کے نتیجہ میں کوئی شخص مستقل شریعت عطا کیا جائے؟

نمبر۷: آیت میں اطاعت کرنیوالوں کے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ انعامات میں شرکت کرنے کا ذکر ہے قطع نظر اس کے کہ ان کا اپنا درجہ کیا ہوگا اور کیا نہ ہوگا قرآن مجید نے مومنوں کے اولئک من الصالحین

(آل عمران ۱۳۱) کہہ کر صالحین کا اور ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (الحدید ۱۹) کہہ کر صدیقین اور شہداء کا درجہ پیش کیا ہے، نبوت کا درجہ پیش نہیں کیا ان انبیاء کے ساتھ انعامات میں شرکت ایک ادنیٰ مومن کو بھی ہو جاتی ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ظاہری کامیابیوں میں تمام مدارج کے مومنین شریک تھے اسی طرح روحانی نعماء میں تمام شریک ہوتے، مع شرکت ومعیت سے سب کا نبی صدیق یا شہید ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اگر بادشاہ کے ساتھ ایک ہی میز پر وزراء امراء اور عام معززین شریک طعام ہو جائیں تو اس سے سب کا بادشاہ، وزیر، یا حاکم بن جانا لازم نہیں آتا۔

نمبر۸: قرآن کریم اور حدیث سے بالصراحت یہ بات ثابت ہے اور امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ نبوت موہبت سے ہے اکتساب سے نہیں۔

یعنی کوئی شخص کوشش کر کے نبوت کا منصب حاصل نہیں کر سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے جس شخص کو چاہے اور جب چاہے اس منصب پر کھڑا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے کفار کے اس مطالبہ پر کہ لن نؤمن حتیٰ نؤتی مثل ما اوتی رسول اللہ ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی رسول کا مثل نہ دیا جائے، جواب میں فرمایا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام ۱۲۵) کہ اللہ خوب جانتا ہے کس کو نبوت کے منصب پر قائم فرمائے۔ پس نبوت کا اکتساب یا کسی کی پیروی سے حاصل کرنا قرآن مجید کی تعلیم اور اس آیت کے صاف مفہوم کے خلاف ہے۔

نمبر۹: اس آیت سے چار آیات پہلے انبیاء ورسل کے متعلق فرمایا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء ۶۴) یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا تھا اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ وہ کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع ہو اور آیت ومن یطع اللہ والرسول میں مطیعوں کا ذکر ہے۔ اور مطیع کسی بھی صورت میں نبی اور رسول نہیں ہوتا۔

نمبر۱۰: اگر اس آیت کے تحت امت محمدیہ میں نبی اور رسول آتے رہیں تو خطرہ ہے کہ ان کی اطاعت اور پیروی بھی امت کے لئے ضروری ہو جائے گی حالانکہ اس امت کے لئے اس آیت میں صرف ایک رسول کی اطاعت ہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس آیت سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ امت محمدیہ کے افراد کو بطور انعام برکات اور فیوض نبوت تو مل سکتے ہیں جن کی اطاعت کے لئے امت مکلف نہیں ہے لیکن منصب نبوت حاصل نہیں ہو سکتا جس کی اطاعت ضروری ہو جائے۔ اگر قادیانی امت، فیوض اور منصب میں کچھ فرق نہیں کر سکتی تو یہ ان کے فہم کا قصور ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کا مطاع صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مقرر فرمایا ہے اور آپ ہی کو تا قیامت اس امت کے لئے مکمل اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ پس آپ کے بعد نہ کوئی مطاع ہو سکتا ہے اور نہ اسوۂ حسنہ۔ لہٰذا اس آیت سے اجرائے نبوت ثابت کرنا باطل ہے۔

نمبر۱۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس آیت سے مراد دنیا میں اور سب سے بڑھ کر آخرت میں انعامات میں معیت ہے۔

۱: چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی نبی بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے۔ اور جس بیماری سے آپ نے وفات پائی آپ کو گلا بیٹھنے کی سخت تکلیف ہو گئی۔ سو میں نے آپ کو کہتے سنا مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین سو میں نے جان لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ (بخاری جلد ۲ کتاب التفسیر سورۃ النساء، حضرت عائشہ صدیقہؓ) نے اس حدیث سے سمجھا کہ آپ نے آخرت میں انبیاء و صدیقین کی معیت کو اختیار کر لیا۔ معلوم ہوا کہ اس آیت میں نبی بننے کا ذکر نہیں کیونکہ نبی تو آپ بن چکے تھے۔ آپ کو تمنا آخرت کی معیت کے متعلق تھی۔

۲: التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین (ترمذی کتاب التفسیر سورۃ النساء) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا اور امانت دار تاجر نبیوں صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ یہ مراد نہیں کہ ہر سچا اور امانتدار تاجر نبی بن جائیگا۔ ورنہ اب تک لاکھوں تاجر نبی بن چکے ہوتے۔

نمبر۳ ایک اور روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص حضور صلعم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ میرے اہل وعیال سے زیادہ مجھے محبوب ہیں۔ میں آپ کو یاد کرتا ہوں آپ کے پاس آتا ہوں اور آپ کو دیکھتا ہوں اب اپنی اور آپ کی موت کا خیال کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے، آپ تو نبیوں کے ساتھ بلند کئے جائیں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوا تو بھی آپ کو نہ دیکھ سکوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ومن یطع اللہ..... مع الذین انعم اللہ... نازل فرمائی آپ نے اسے بلایا اور یہ آیت سنائی (مواہب اللدنیہ... المقصد السابع فی وجوب محبتہ ص۹۰)

اس آیت کے تحت تفاسیر میں بہت سی ملتی جلتی احادیث درج ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کے مطابق اہل ایمان کو جنت میں انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین کی معیت حاصل ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر محب صادق آپ کے ساتھ ہوگا۔ لیکن ان روایات کے بالمقابل کوئی موضوع حدیث

باقی ص پر

ذکری کون ہیں؟

برادر، کراچی

اس پاک سرزمین پر قادیانیوں کی طرح ایک ٹولہ اور بھی ہے اس کی اکثریت صوبہ سندھ اور بلوچستان میں ہے کراچی کے بعض علاقوں میں ان کی اکثریت ہے ان کی مادری زبان بلوچی و مکرانی ہے لیکن ہر بلوچی اور مکرانی زبان والا ذکری نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کے محلوں میں مسجدیں نہیں ہوتیں اور اگر ہوں گی تو بہت بالکل چھوٹی سی۔ ان کی عبادت گاہوں کو ذکران کہا جاتا ہے جہاں پر یہ لوگ ذکر کرتے ہیں۔ ان کا ذکر بھی مختلف ہوتا ہے جس کو سمجھنا مشکل ہے۔

اس کا فرقے کو ذکری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مسجدوں میں نہیں بھیجتے جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ کلمہ کے منکر ہیں۔ ان میں اکثر لوگ محکمہ تعلیم میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ان کے پنڈت کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں جس قدر ذکر کرنے کے بارے میں تاکید ہے نماز کے متعلق بالکل ہی کم لکھا ہے آپ لوگ بلاوجہ نماز پڑھتے ہیں اور اپنا وقت ضائع کرتے ہیں سب مسلمان جانتے ہیں کہ اسلام کے پانچ رکن ہیں پہلا توحید ہے۔ ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے مختلف ہے لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد رسول اللہ، (نعوذ باللہ)

نماز پڑھنے کے سخت مخالف ہیں بلکہ نمازیوں کا مذاق اڑاتے ہیں اگر ان کے یہاں کوئی مر جائے تو ان کو خاص آدمی غسل دیتا ہے غسل دینے کے بعد مردے کو ڈولی میں رکھ کر اس کے اطراف بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں بقول ان کے نماز پڑھنا ضروری نہیں بغیر نماز کے مردے کو دفن کر دیتے ہیں سوئم کی رسم چوتھے دن کرتے ہیں۔ بقول ان کے تیسرے دن مردہ قبر کے اندر پھٹ جاتا ہے جس سے گھر کا کھانا زہر چلا بن جاتا ہے کوئی نمازی شخص بھولے بھٹکے بلوچستان کے علاقے میں کسی ذکری کے علاقہ میں پہنچ جائیں تو اس کی بہت خاطر تواضع کریں گے جب انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص متقی نمازی ہے تو اس کے جانے کے بعد زمین کی لپائی کریں گے وہاں کا استعمال شدہ بستر اور برتنوں کو آگ میں جلا دیں گے اس سے اندازہ ہوا کہ انہیں نمازی شخص سے کس قدر نفرت ہے۔ مسلمان اور کافر کی پہچان نمازی سے ہوتی ہے ان کے گھروں میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کانوں میں اذان نہیں دی جاتی جب کہ نام عبداللہ وغیرہ، عبدالکریم، عبدالغفور، عثمان احمد، فاطمہ، زہرہ، عائشہ، کلثوم، زینب وغیرہ رکھتے ہیں۔

"روزہ"

یہ لوگ رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھتے ہیں۔ اور کھلے عام کھاتے پیتے ہیں مگران میں لوگ کھاتے پیتے ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ لوگ شہر حضوری میں روزہ رکھتے ہیں یہ لوگ عیدالاضحیٰ سے پہلے نو روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی بغیر نماز اور تراویح کے افطاری اذان پر نہیں کرتے مغرب کی سمت ایک ستارہ نمودار ہوتا ہے جس کو دیکھ کر افطاری کرتے ہیں فطرہ بھی ادا نہیں کرتے

"زکواۃ"

یہ لوگ زکواۃ کے نام سے ناواقف ہیں لاکھوں روپے کے وارث ہیں مگر زکواۃ ادا نہیں کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں جب کہ ان سے اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

"حج"

یہ لوگ حج پڑھنے کے لیے صوبہ بلوچستان کے شہر تربت جاتے ہیں ان کا حج رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو ہوتا ہے وہاں پر باقاعدہ مصنوعی حج بنا ہوا ہے جس کو وہ کوہ مراد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حج کا مقام ایک چار دیواری کے اندر ہے۔ یہاں پر مصنوعی کوہ صفا کوہ مروہ اور حجر واقع ہے جن کو کنکری مارتے ہیں۔ حج ادا کرنے کے بعد ان کو حاجی کے نام سے نہیں پکارا جاتا بلکہ اتنا ضرور کہتے ہیں کہ ہم زیارت کر کے آئے ہیں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لوگ مختلف مقامات سے نام نہاد جعلی حج کے فرائض ادا کرنے جاتے ہیں۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ والدین گھر پر ہیں اور نابالغ بچے رشتہ داروں کے ساتھ نابالغ بچے کوہ مراد جعلی حج کرنے جاتے ہیں دکھانے کے لئے قربانی باقاعدہ کرتے ہیں غریب لوگ قرض میں جانور خرید کر قربانی کرتے ہیں اور قسطوں کی شکل میں قرض ادا کرتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے بچے اپنے گھر میں گوشت کھا سکیں اور کسی محتاج نہ رہیں ان کے نقلی حج کے موقع پر ایک شخص عربی لباس پہن کر تمام لوگوں کے سامنے غلط تقریر کر کے ان کو گمراہ کرتا ہے اور لوگوں سے ہزاروں روپے سمیٹ لے کر چلا جاتا ہے کراچی میں مندرجہ ذیل مقامات پر ذکری ہیں۔

۱۔ نور محمد گوٹھ لانڈھی ۲۔ الہداد گوٹھ لانڈھی ۳۔ داؤد بلوچ کالونی لانڈھی ۴۔ ایران گوٹھ لانڈھی ۵۔ شیر شاہ نزد موٹر وے ۶۔ پی آئی اے فارم اونڈیر یا ۷۔ بالکس بے کراچی ۸۔ درمحمد گوٹھ ملیر ۹۔ مچھ پاڑہ کراچی ۱۰۔ ڈگھ ودیع جامعہ ملیہ ملیر ۱۱۔ حاجی پیر منزل پٹرول پمپ لانڈھی ۱۲۔ جمال گوٹھ لانڈھی ۱۳۔ آسو گوٹھ ملیر ۱۴۔ شرافی گوٹھ لانڈھی ۱۵۔ مارٹن پور کراچی ۱۶۔ بلوچ محلہ ڈالمیا رضا اسکوائر ۱۷۔ لیاری کا علاقہ ۱۸۔ ساکھ گوٹھ پارٹی ۱۹۔ کھول گوٹھ لانڈھی ۲۰۔ سپارسی پارک ۲۱۔ بلوچ کالونی

پردے چاک کر دیئے

ایم اے ایم اے جویہ معظم آباد جھوال

ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت ہر ہفتے کو باقاعدگی سے خریدتا ہوں اور اسے بڑے شوق سے پڑھتا ہوں یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے جس نے قادیانیت کے سارے پردے چاک کر دیئے ہیں۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اور آپ لوگوں کی اس کاوش کو خدا تعالیٰ قبول و منظور فرمائے اور رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے (آمین)

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

لطائف علمیہ

محمد طیب طاہر ...... میم یارخان

ایک شخص ایک گھر میں اجرت پر کام کر رہا تھا۔ چھت کی کڑیاں بہت جھکی ہوئی تھیں۔ جب مالک مکان آیا تو اس نے اپنی اجرت کا مطالبہ کیا۔ مالک نے کہا یہ کڑیاں جھکی ہوئی ہیں۔ ان کو ٹھیک کر دو۔ کاریگر نے کہا کہ جناب اس میں آپ کے لئے کوئی اندیشہ نہیں۔ یہ کڑیاں رکوع کے بل جھک کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہی ہیں۔ مالک نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ ان پر جذبہ اخلاص غالب ہو جائے تو یہ سجدہ میں نہ جا پڑیں۔

* ایک مرتبہ ایک ہُدہُد نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ اے نبی اللہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں حضرت سلیمانؑ نے پوچھا صرف میرے لئے دعوت ہے یا پورے لشکر کی؟ ہُدہُد نے جواب دیا تمام لشکر کو بھی دعوت ہے۔ ہُدہُد نے بتایا کہ فلاں مقام پر آ جایئے، چنانچہ آپ لشکر سمیت وہاں پہنچ گئے۔ ہُدہُد نے ہوا میں اڑ کر ایک ٹڈی کا شکار کیا اس کو مار کر سمندر میں پھینک دیا اور کہا حضرت! کھایئے اگرچہ گوشت تھوڑا ہے مگر شوربہ بہت زیادہ ہے۔ حضرت سلیمانؑ ہنس پڑے۔

* ایک شخص کی ایک فقیر سے بستی میں ملاقات ہوئی۔ اس نے فقیر سے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا وہی جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ نے کیا۔ اس کی مراد استطعما اھلھا یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ جب ایک بستی میں پہنچے تو انہوں نے بستی والوں سے کھانا مانگا۔

ہر وقت موت کو یاد رکھو

ثریا انجم ...... ہائی اسکول مانسہرہ

موت ہر شخص کو پیش آنے والی ہے۔ اور قبر میں جا کر کیڑوں مکوڑوں کا ساتھی بننا ہے اور زمین کے نیچے قیامت کے دوسرے مرحلے تک رہنا ہے۔ اور اس کے بعد ایک طویل مدت تک قبر میں رہنا ہے اور قیامت کے ہولناک منظر کو دیکھنا ہے لہٰذا مرنے سے پہلے ہر آدمی کو موت کا خیال ضرور ہونا چاہئے دنیا کی زندگی جتنی بھی زیادہ ہو بہرحال ختم ہونے والی ہے اور ہر انسان کا مال اور گھربار ایک نہ ایک دن ضرور چھوٹنے والا ہے لیکن اس دنیا کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی اس جہان کی نعمتیں ختم ہوں گی اس لئے انسان کو چاہئے کہ وہ دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے جو اس کے ہمیشہ کے کام آئیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تم لوگوں کی اولاد، مال وغیرہ اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ کسی اچھے ڈاکٹر کو بلاؤ حکیم کو بلاؤ جب حکیم اور ڈاکٹر کی بھی موت کے آگے نہیں چلتی تو وہ آدمی خدا کو پیارا ہو جاتا ہے تو سب جلدی جلدی دفنانے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں سب عزیز رو دھو کر چپ ہو جاتے ہیں دشمن خوشیاں مناتے ہیں۔ رشتہ دار مال بانٹنے میں لگ جاتے ہیں اور مرنے والے کی قبر اگر اچھے اعمال ہوں تو جنت کے باغوں میں ایک باغ بن جاتی ہے ورنہ جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ موت کسی کا لحاظ نہیں کرتی موت نے بڑے بڑے ظالم جابروں کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ اور اونچے اونچے تختوں پر اکڑ کر بیٹھنے والے بادشاہوں اور بڑے بڑے خزانوں کے مالکوں کی امیدیں ختم کر دی ہیں۔ موت سے بچنے کے لئے کوئی شخص بھی کوئی دوسرا راستہ نہیں اختیار کر سکتا کیونکہ موت کا مزہ ہر ایک کو چکھنا ہے اور جہاں بھی جائیں موت آ کر پکڑ لیتی ہے۔

فتنہ اولاد

منظور اقبال شیرپور، مانسہرہ

وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ

(سورۃ التغابن آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ: اے ایمان والو تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو۔

اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (سورۃ التغابن آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ: تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے محض آزمائش ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس تو بڑا اجر ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جن کی اولاد جو اس فتنے سے محفوظ رہی کیونکہ انہیں اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا صلہ گستاخی، بے ادبی، نمک حرامی اور احسان فراموشی کی شکل میں نہیں ملا حضرت لاہوریؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے صرف اولاد کے لئے دعا نہ مانگا کرو۔ بلکہ نیک اولاد کی تمنا اور دعا کیا کرو۔ نیک اولاد والدین کے لئے دنیا و آخرت میں عزت، مسرت اور نجات کا باعث بن سکتی ہے خدانخواستہ کسی گناہ کے باعث اولاد بگڑ جائے غلط تربیت اور گندے ماحول کا اثر قبول کرے یا اولاد آدم کا ازلی دشمن شیطان اسے اغوا کرے اور بہکا کر گمراہ کر دے تو وہ اولاد دنیا و آخرت میں وبال جان بن جاتی ہے۔

والدین کے خلاف استغاثہ

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (سورۃ الاحزاب پارہ نمبر ۲۲)

ترجمہ: اور کہیں گے اے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہنا مانا۔ بڑوں میں ابا اور اماں پہلے آتے ہیں سو انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب انہیں دوگنا عذاب دے اور

ان پر بڑی لعنت کر حضرت لاہوری نے مزید فرمایا۔

مسلمانو تم نے اپنی اولاد کو بی اے، ایم اے، پی ایچ ڈی تو کرایا، وکالت اور ڈاکٹری پڑھائی مگر دین نہ سکھایا تو ایسی اولاد کا کیا فائدہ؟ جو اپنے باپ کے جنازے پر دو جنازہ بھی نہیں پڑھ سکتی۔ اگر آپ نے پیرس، برلن اور ٹوکیو کی یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کر لیں مگر قرآن مجید سے جاہل رہے۔ تو قبر جہنم کا گڑھا بن جائے گی خدا کی پناہ اس دور میں اکثریت اولاد کی شاکی ہے۔ اور اولاد کی نافرمانی، بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے آثار قیامت کی احادیث مبارکہ میں بھی اولاد کی نافرمانی کا تذکرہ موجود ہے کہ دوست سے نیک سلوک کرے گا اور ماں باپ پر ظلم و ستم کرے گا حضور نبی کریم نے اپنی امت کو دعا تعلیم فرمائی ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اِمْرَءِ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے قبل بوڑھا کر دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی اولاد سے جو میرے لئے وبال جان بن جائے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے مال سے جو میرے لئے عذاب بن جائے۔ آمین یارب العالمین

حضرت علیؓ کے فرمودات

محمد عبدالولی خالد روڈ نواب شاہ

- بندے کو چاہئے کہ سوا اپنے رب کے کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے سوا کسی چیز کا خوف نہ کرے۔
- جو کسی بات کو نہ جانتا ہو۔ اس کو سیکھنے میں شرم نہ کرنی چاہئے اور جب کسی سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا اسے علم نہ ہو۔ اس کو کہہ دینا چاہئے کہ اللہ اعلم
- مبارک ہو اس شخص کو جو گمنام ہو۔ وہ سب کو جانتا ہو مگر اس کو کوئی نہ جانتا ہو۔ اور اس کو اللہ کی رضامندی حاصل ہو
- ایک روز آپ قبرستان میں بیٹھے تھے کسی نے کہا کہ اے ابو الحسنؓ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ آپؓ نے فرمایا میں ان لوگوں کو بہت اچھا ہم نشین پاتا ہوں جو کسی کی بدگوئی نہیں کرتے اور

آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔

- جس کی زبان شیریں ہوگی اس کے دوست بہت ہونگے
- علم ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیتا ہے۔ اور جاہل اعلیٰ کو ادنیٰ بنا دیتا ہے۔ اور علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور مال کی حفاظت تم کو کرنا پڑتی ہے۔
- جب تقدیر کا معاملہ آجاتا ہے تو تدبیر رائیگاں جاتی ہے

اقوال زریں

گل حسن آرائیں رستم ضلع شکار پور

۱۔ اپنے گھر کی دیوار اتنی بلند نہ کرو کہ پڑوسی کی ہوا رک جائے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۔ جو شخص آسودہ حال ہمسائے سے حسد کرتا ہے وہ سامان رزق کی حکمت کا منکر ہے۔

۳۔ دعوت قبول کرنے میں امیر و غریب کا فرق مت کرو۔ اور راہ دور ہونے کی وجہ سے دعوت رد نہ کرو۔

۴۔ دولت مند بننے کے لئے راست بازی اور دیانتداری بہترین ذریعہ ہے۔

۵۔ تمہارے ایمان کی نشانی تمہاری سادگی ہے۔

۶۔ اخلاق یہ ہے کہ انسان اپنی نیکی کا معاوضہ نہ چاہے۔

۷۔ بڑے گناہوں کا کفارہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا ہے

۸۔ مصیبت سے مت گھبراؤ کہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

۹۔ سانپ کا سر، بچھو کا ڈنک اور برے آدمی کا انگ انگ زہریلا ہوتا ہے۔

۱۰۔ حاسد، بزدل اور بدگو انسان شیطان سے بھی بدتر ہے

۱۱۔ اپنی ضرورتیں کم کروگے تو راحت حاصل ہوگی۔

شمارہ نمبر ۳۲ میں "عدالت کا انوکھا سفر" مضمون شائع ہوا تھا یہ مضمون محمد اشرف ضیاء اروپ آباد نے ارسال فرمایا تھا۔ نام چھپنے سے رہ گیا۔ اس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

سب سے پہلے

خورشید احمد تونسوی بہاروالی

س: سب سے پہلے کس انسان نے خدائی کا دعویٰ کیا؟

ج: فرعون

س: نبی کریمؐ کے مقابلے میں سب سے پہلے کس مرد نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا؟

ج: مسیلمہ کذاب

س: سب سے پہلے کس عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا؟

ج: سجاح

س: بیسویں صدی کے شروع میں سب سے پہلے کس کذاب اور مسیلمہ پنجاب نے نبوت کا دعویٰ کیا؟

ج: غلام احمد قادیانی

س: تحریک ختم نبوت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب سب سے پہلے کس نے دیا؟

ج: حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ

س: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے لئے حکیم الامت کا لقب سب سے پہلے کس نے تجویز کیا؟

ج: مولانا مرزا محمد بیگؒ

س: شیخ احمد سرہندیؒ کو مجدد الف ثانی کا لقب سب سے پہلے کس نے دیا؟

ج: علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ

س: سب سے پہلے شیخ الاسلام کا لقب کس کو دیا گیا؟

ج: حضرت ابوذر غفاریؓ

س: سب سے پہلے سیف اللہ کا لقب کس صحابی کو ملا؟

ج: حضرت خالد بن ولیدؓ

س: حضرت نعمان بن ثابت کو امام اعظم کا لقب سب سے پہلے کس ولی اللہ اور محدث نے دیا؟

ج: حضرت عبداللہ بن مبارکؒ

بزمِ ختم نبوت

ہم سب غور سے پڑھتے ہیں

محمد حنیف اعوان ــــــــ کھواڑی، مانسہرہ

ہفت روزہ ختم نبوت کا میں یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے مطالعہ کرتا ہوں، اس سے تمام حالات کا پتہ چلتا ہے اب مجھے اس کا اتنا شوق پیدا ہو گیا ہے کہ میں پورے ہفتے اس کے انتظار میں رہتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اس رسالہ کو خداوند کریم دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

پڑھتا ہوں خوش ہوتا ہوں

ذوالفقار علی کریم کج ــــــــ ایبٹ آباد

رسالہ ختم نبوت ہر ہفتے پڑھتا ہوں تو بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی طاقت دی ہے کہ آپ ایک خبیث فتنے کی جڑیں اکھیڑ رہے ہیں، یہ فتنہ مسلمانوں کو اخلاق سے جہنمی بناتا ہے اور اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ترقی دے۔

آنکھیں روشن ہو گئیں

محمد جمیل ــــــــ مین بازار ڈسکہ

میں تین ماہ سے ختم نبوت کا رسالہ پڑھ رہا ہوں، پہلے پہل تو شوق نہیں تھا، مگر جب ایک دفعہ پڑھا تو آنکھیں روشن ہو گئیں، میں ان بزرگوں، دوستوں کا مشکور ہوں جو پورے عالم میں مرزائیوں کے خلاف بھرپور رجحان توڑ کوشش کر رہے ہیں اور ہر نئے شمارے میں ان کے کرتوتوں پر مضمون شائع کرتے ہیں۔

خدا ترقی دے

خلیل احمد حقانی جماعت دہم ــــــــ ساہیوال، سرگودھا

میں نے رسالہ ختم نبوت پڑھا ہے اور اب میں نے اپنے دوستوں کو پڑھانے اور خود پڑھنے کا مکمل ارادہ کر لیا ہے۔ ماشاء اللہ رسالہ ختم نبوت عروج پر جا رہا ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرما دے آمین۔

میں نے افسانے چھوڑ دیئے

خواجہ ریاض جاوید ــــــــ بہاولپور

ایک ماہ سے میں ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں اس سے پہلے اس رسالے کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔

میرے محلہ کی جامع مسجد میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب اس رسالہ کے بارے میں تعارف کرا دیتے تھے میرا چھوٹا بھائی جو رحمان کالج میں زیر تعلیم ہے، اس نے اپنے نام پر جاری کرا دیا ہے۔ اب تو اس رسالہ کا اتنا انتظار رہتا ہے کہ یقین کریں اس کے بغیر ہفتہ نامکمل معلوم ہوتا ہے، واقعی تعریف کے قابل ہے۔ اور انشاء اللہ اگر یہی صورت حال رہی تو ان قادیانیوں کو ملک چھوڑنا پڑے گا یا راہ راست پر چلنا ہوگا۔

محترم! میں قائد اعظم میڈیکل کالج میں تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس کا طالب علم ہوں، میرے کالج میں کچھ قادیانی پڑھتے ہیں۔ جب سے رسالہ کا مطالعہ شروع کیا ہے، ان سے نفرت سی ہونے لگی ہے۔ بہرحال میں ان کے متعلق پہلے بھی بہت کچھ جانتا تھا، اب تو مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس رسالہ کو نہ صرف میں خود پڑھتا ہوں، بلکہ مزید لوگوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں۔ میرے والد صاحب اس رسالہ کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اس سے پہلے میں سعادت حسین منٹو کے افسانے پڑھا کرتا تھا۔ اب خود بھی یہی پڑھتا ہوں اور دوستوں کو بھی یہی رسالہ پڑھنے کے لئے دیتا ہوں بہرحال اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ میری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے، رسالہ ہر لحاظ سے جامع ہے، خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات، اس کے علاوہ علمائے کرام کی تقریریں، اس کے علاوہ قادیانیت کا تعارف بہرحال ہر چیز صحیح طریقے سے سمجھائی ہوتی ہے۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی مستقل قاری بنا دے۔ آمین۔

معلوماتی رسالہ

محمد عمر ــــــــ صادق آباد

میں رسالہ ختم نبوت کا مکمل قاری ہوں اور باقاعدگی سے رسالہ پڑھتا ہوں، الحمد للہ رسالہ ہر ہفتہ میں ملتا ہے۔ ماشاء اللہ بہت اچھا اور بہت معلوماتی رسالہ ہے، قادیانیوں کی خوب مٹی پلید ہو رہی ہے، میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔

ہمارا مذہبی سنہ ہجری

عطاء اللہ حیدری ــــــــ کندھ کوٹ

ہمارا مذہبی سنہ ہجری ہے جسے حضرت فاروق اعظمؓ جاری فرمایا اور آج ہم نے اسے یکدم فراموش کر دیا، اس کا اجراء اسلام کی بہترین خدمت ہے، اس کے محفوظ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ خط و کتابت میں اس کی عادت ڈالی جائے۔

اچھا رسالہ ہے

قاری محمد حنیف شاہ بخاری ــــــــ رروڈی، کلور کوٹ

ماشاء اللہ ہفت روزہ ختم نبوت بہت اچھا رسالہ ہے

اس کو پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے آمین۔

ختم نبوت کا تابندہ ستارہ

حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی ـــــــ کلور کوٹ

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نور اللہ مرقدہٗ۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص اور جانثار ساتھیوں میں سے تھے اور حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے کس لگن سے کام کیا، ایک واقعہ تحریر کر رہا ہوں تاکہ قارئین ختم نبوت اپنا ایمان تازہ کر لیں۔ محترم ماسٹر تاج الدین انصاری سے روایت ہے کہ جس وقت مولانا جالندھریؒ لاہور میں مقیم تھے خط لکھا اور تلقین کی کہ دیگر مکاتیب فکر کے راہنماؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش فرماویں۔ تاکہ موثر طور پر تحفظ ختم نبوت کا کام ہو سکے۔ چنانچہ سب سے اول مولانا جالندھری مولانا ابو الحسنات مرحوم کے پاس گئے اور عرض کی، مولانا! میری نظر میں آپ کی تین حیثیتیں ہیں۔ جن کی بنا پر آپ کے دروازے پر چل کر آیا ہوں۔

(۱) آپ اکثریتی فرقے کے مسلک راہنما ہیں۔

(۲) لاہور شہر میں آپ کا حلقۂ اثر سب سے زیادہ ہے۔

(۳) آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بنا بریں آپ سے التماس کرتا ہوں آپ ہمارے ساتھ مسئلہ ختم نبوت کے لئے تعاون فرماویں۔

مولانا ابو الحسنات مرحوم کی قبر پر ہزاروں رحمتیں نازل ہوں، صاف صاف انکار فرما دیا کہ میں دیوبندیوں سے تعاون نہیں کر سکتا۔

حضرت مولانا جالندھری جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور جاتے ہوئے فرمایا: ہم نے سب سے پہلے جماعتی سطح پر نبوت کے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا تھا اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ کل میدان حشر میں شافع محشر کا دامن تھام کر عرض کروں گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نبوت کی حفاظت کے لئے ابو الحسنات کے پاس چل کر گیا تھا، مگر انھوں نے مجھے ٹھکرا دیا تھا۔ یہ مسئلہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کا نہیں، یہ تو اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے۔ آج آپ انکار کر رہے ہیں کل شافع محشر کو کیا جواب دیں گے؟

حضرت مولانا اپنی بات پوری نہ کرنے پائے تھے کہ مولانا سید ابو الحسنات دوڑ کر مولانا جالندھری مرحوم سے لپٹ گئے اور فرمانے لگے کہ تم امیر شریعت سے جا کر کہہ دو کہ وہ جب اور جہاں فرماویں گے حاضر ہو جاؤں گا۔

بہت مزہ آیا

نصیر احمد ناصر ـــــــ کھاوڑ کلاں جہلم

کافی عرصہ پہلے کسی دوست کے پاس ختم نبوت کا ایک شمارہ دیکھا۔ پڑھنے کے بعد اتنا مزہ آیا کہ اب میں اس کا مستقل قاری ہوں اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اور زیادہ ترقی عطا فرمائے آمین۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر مسلمانوں نے صحیح اسلامی جذبہ سے کام لیا تو ایک دن دنیا سے ختم نبوت کے دشمنوں کا نام تک مٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک اہم تجویز

رانا خیر الدین راہی ـ روڈہ، ضلع خوشاب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نیکی کے کاموں میں آگے بڑھو۔ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو کہ اچھے کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ اگر ختم نبوت ۵۰ عدد یا ۱۰۰ عدد یا اس سے زیادہ قیمتاً اپنی طرف سے لے کر مفت تقسیم کر کے نیکی کی اس دوڑ میں حصہ لیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔

ہم امید رکھیں گے کہ زیادہ سے زیادہ ہمارے مسلمان بھائی اس سلسلہ میں حصہ لیں گے۔

مردان کے نومسلم خاندان کو مبارکباد

محمد عبد الولی ملک اعوان ـــــــ وروڑ سندھ

رسالہ ختم نبوت اپنی مثال آپ ہے، ویسے تو ختم نبوت کا جو پرچہ دیکھتا ہوں وہی دلکش ہوتا ہے، لیکن اس دفعہ شمارہ ۳۲ میں یہ خبر پڑھ کر دل کو بے حد خوشی ہوئی کہ مردان میں ایک مشہور قادیانی خاندان نے قادیانیت سے توبہ تائب ہو کر سرور کونین کی ختم نبوت پر ایمان لے آیا ہے۔

میری طرف سے اسلام قبول کرنے والے خاندان کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جن حضرات نے کوشش کر کے ان کو مسلمان کیا اور جن کی وجہ سے خدا نے ان کو ایمان کی دولت نصیب فرمائی انہیں بھی مبارک۔

بہت معیاری ہے

قاری بشیر احمد قریشی ـــــــ پارس۔ بالاکوٹ

الحمد للہ گذشتہ سال سے ختم نبوت کا قاری ہوں، پرچہ بہت معیاری ہے، خاص کر دینی اور معلوماتی مضامین اور مرزائیت کے لئے تو یہ تیغ بے نیام ہے، خداوند قدوس اپنے فضل و کرم سے آپ کی اس سعی و کوشش کو مقبول و منظور فرما کر اجر عطا فرمائے اور اس پرچہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خواتین بھی حصہ لیں

حافظ ثناء اللہ ساجد تلکوک ـــــــ شجاع آباد

قاری مسعود الحسن صاحب جھنجوعہ کی تحریرات (دار العلوم دیوبند کا آغاز) (اور معلّم کے فرائض) بہت پسند آئیں۔ میری طرف سے انہیں مبارکباد پیش کر دیجئے۔ اس کے علاوہ محترمہ مسرت حسین (اچھرنیاں) کی تحریر (خواتین اسلام) بھی ایک اچھی تحریر ہے۔ ایک بات یہ ہے کہ ہمارے محبوب ترین ہفت روزہ میں خواتین کی تحریریں بہت قلیل تعداد میں ہوتی ہیں۔ میں ختم نبوت کی قارئین خواتین سے التماس کروں گا کہ وہ بھی اس میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ختم نبوت کے وفد کی وفاقی وزیر پیداوار جنرل شبیر سے ملاقات

پنوعاقل مولانا جمال اللہ الحسینی مرکزی مبلغ ختم نبوت کی قیادت میں علماء کے وفد نے وفاقی وزیر جنرل شبیر خان سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ اور پاک سعود فرٹیلائزر کی فیکٹری میرپور متھیلو میں قادیانیوں کی کلیدی اسامیوں پر دھڑا دھڑ بھرتی کئے جانے کے سلسلہ میں بات کی اور ان قادیانیوں کی فہرست بھی دی۔ اور مطالبہ کیا کہ قادیانی ملک و قوم کے بدترین دشمن ہیں انہیں فوراً ان اسامیوں سے ہٹایا جائے اور مقامی مسلم آدمیوں کو بھرتی کیا جائے نیز آئندہ کے لئے کسی بھی اسامی پر قادیانیوں کی بھرتی ممنوع قرار دی جائے۔

بہاولپور میں زبردست یوم احتجاج منایا گیا

بہاولپور، مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر بہاولپور کی اہم مساجد میں مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کو پانچ سال مکمل ہونے پر یوم احتجاج منایا گیا۔ بہاولپور شہر کی مختلف مکاتب فکر کی جامع مساجد کے خطباء مولانا محمد یوسف، مولانا قاضی نسیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاضی حافظ حنیف احمد، مولانا صالح محمد، مولانا شیخ دین محمد، مولانا محمد عمر دین پوری، مولانا محمد عبداللہ پروفیسر، محمد صادق ارشد نے جامع مسجد الصادق، جامع مسجد اشرف ملکہ منڈی، جامع مسجد کچی پیڑھی، جامع مسجد الفردوس، جامع مسجد فرید گیٹ، جامع مسجد اہلحدیث، جامع مسجد ملتانی میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں صدر مملکت، وزیراعظم، وزیراعلیٰ پنجاب، ڈی آئی جی میجر مشتاق احمد، ایس ایس پی طلعت محمود، ایس پی راجہ سرفراز کے بیانات کی روشنی میں کہا کہ مولانا اسلم قریشی کے قاتل حکومت کے علم میں ہیں لیکن حکومت قاتلوں کو گرفتار کرنے میں تساہل برت رہی ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ ایک طرف تو وزیراعلیٰ پنجاب کے یہ بیانات اخبارات کی زینت بنتے ہیں کہ پورے صوبہ میں تخریب کاروں، قاتلوں، منشیات فروشوں ڈاکوؤں کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا لیکن دوسری طرف مولانا اسلم قریشی کیس کو دبا کر تحریک ختم نبوت سے وابستہ لاکھوں مسلمانوں کی دل آزاری کی جا رہی ہے علماء نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کیس کے حل کرنے کے لئے تمام تر ذرائع استعمال کئے جائیں اور بہ عجلت مجاہد ختم نبوت کی فکر کرتے ہوئے قادیانی قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

غیور مسلمانوں نے قادیانیوں کا ٹورنامنٹ ناکام بنا دیا

(ادارہ الاڑکانہ اپ ر) گذشتہ جمعہ کے روز مبلغ ختم نبوت مولانا جمال اللہ الحسینی نے اسکول والی مسجد دادو میں مرزائیت کے خلاف ایک ولولہ انگیز تقریر کی اور مرزائیوں کو چیلنج دیا کہ جو کوئی مرزائی جو میرے مقابلہ میں آئے، جمال اللہ الحسینی صاحب نے حوالوں سے ثابت کیا کہ مرزائی بے غیرت ہیں۔ تخریب کار ہیں یاد رہے کہ اسی جمعہ کے روز قادیانیوں کی طرف سے نوجوان طلبہ کو مرزائی بنانے کے لئے کرکٹ ٹورنامنٹ کے بہانے مدعو کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ دادو کے غیور مسلمانوں نے مرزائی ٹورنامنٹ کو ناکام بنا دیا۔

مجاہد ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے سزا دی جائے

نیو مراد پور (نمائندہ ختم نبوت) مکی مسجد نیو مراد پور میں منعقدہ ایک احتجاجی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد شاہ نے ملک کے اندر قادیانیوں کی تخریب کاری قتل و غارت اور جاسوسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج مولانا اسلم قریشی کے اغوا اور بعد ازاں قتل ہوئے پانچ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر ان کے قاتلوں کو نہ ہی گرفتار کیا گیا اور نہ تفتیش کو صحیح رخ پر چلنے دیا۔ ہر ذمہ دار افسر اپنے بوجھ کو دوسرے پر ڈال رہا ہے اور اس طرح مجاہد ختم نبوت کے خون کو رائیگاں کرنے کی کوششیں جاری ہیں مگر ضیاء الحق اور محمد خان جونیجو کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ خون کسی معمولی انسان کا خون نہیں یہ خاتم الانبیاء کے ایک عاشق زار کا خون ہے۔ تم با اختیار صدر اور وزیراعظم ہو تم چاہو تو قاتل گرفتار ہو سکتے ہیں۔ مگر ابھی تک تم ہی غافل ہو اور کچھ بیٹھے ہو کر مطالبہ کرنے والے ایک دن خاموش ہو جائیں گے نہیں نہیں ایسا کبھی نہیں ہوگا مطالبہ ہوتا رہے گا۔ احتجاج جاری رہے گا۔

مولانا بشیر احمد مبلغ ختم نبوت سکھر کو عظیم صدمہ

مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ ختم نبوت سکھر کی چچازاد بہن اور پھوپھی زاد بھائی کا مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۸۸ء بروز جمعرات انتقال ہو گیا۔ مولانا موصوف فوراً گھر فاضل پور ضلع رحیم یار خان تشریف لے گئے جنازہ میں شریک ہو گئے اللہ تعالیٰ متوفیان کو کروٹ کروٹ اپنا فضل و کرم نصیب فرمائے اور مولانا بشیر احمد اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ادارہ مولانا اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

ختم نبوت پڑھ کر ایک خاندان نے قادیانیت سے توبہ کر لی

محمد رضوان بابر ولد ماسٹر عبدالغفور سعید چک نمبر ۱۰ ڈبلیو بی تحصیل میلسی لکھتے ہیں میں چھ سات ماہ سے باہر گیا ہوا تھا۔ اب جب واپس آیا تو آپ کا رسالہ ملا۔ پڑھ کر دل خوش ہوا۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو پرچہ ملنے کی اطلاع بھی نہ کر سکا۔ رسالہ پڑھ کر ایک دفعہ پھر وہی جذبات میرے دل میں ابھر آئے۔ جو آج سے چھ سات ماہ پہلے تھے ایک خوشخبری بھی آپ کو سنا دوں کہ یہ رسالہ پڑھ کر بچگھڑ والے ایک مرزائی خاندان کو دیتے تھے اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ خاندان پڑھ کر مسلمان ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔ پرچہ جاری رہنا چاہیے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۱۳ بی سی بہاولپور کی تشکیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۱۳ بی سی کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالغنی خان منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ سرپرست اعلیٰ میاں محمد افضل امیر چوہدری محمد اشرف کونسلر چک نمبر ۱۳ بی سی، نائب امیر اول چوہدری نذیر محمد چک ۱۳ بی سی، نائب امیر دوم چوہدری فضل محمد نمبردار چک نمبر ۱۳ بی سی، نائب امیر سوم چوہدری محمد حنیف نمبردار ۱۳ بی سی، ناظم اعلیٰ محمد اشفاق ریحان گورو چک نمبر ۱۳ بی سی، ناظم اول راشد النور، ناظم نشر و اشاعت کلیم اللہ ظفر، محمد سعید۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کورو والا چک کا دورہ کیا احباب سے ملاقاتیں کیں۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ احباب نے خوشی کا اظہار کیا۔ مولانا شجاع آبادی کے ساتھ انجمن سپاہ صحابہ کے کارکن قاری منظور احمد نعمانی، محمد یحییٰ مجید، محمد صادق ارشد اور مولانا عبدالغنی بھی شریک دورہ تھے۔

مولانا نورالحق نور کا تبلیغی دورہ

پشاور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے ناظم اعلیٰ مولانا نورالحق نور نے پشاور، نشتر پارک میں انعقاد پذیر ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں خطاب کے علاوہ مردان، نوشہرہ اور اکوڑہ خٹک کا تبلیغی دورہ مکمل کرنے پر ایک بیان میں کہا کہ صوبہ سرحد میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت، عظمت صحابہ کے تحفظ کی خاطر ہر قسم کی قربانی ... کرنے کے جذبے سے سرشار ہیں ہر مکتب فکر اور طبقہ کی جانب سے مولانا محمد اسلم قریشی کیس میں حکومت کی لاپرواہی کو عوام نے حکومت کی مرزائیت نوازی گردانتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کے قاتل کسی بھی صورت میں ختم نبوت کے پروانوں کے غیظ و غضب سے بچ نہیں سکتے اور وہ دن بہت قریب ہیں کہ قانون کے مطابق شہید ختم نبوت کے قاتلوں کو سرعام تختہ دار پر لٹکایا جائے گا مولانا نور نے اس علاقائی دورہ کے دوران یہ بھی واضح کیا کہ اگر مرکزی مجلس نے حکم دیا تو مسلمان اس

پر ایک کہنے مجاہد میدان میں ہر وقت نکلنے کو تیار ہیں مسلمانوں نے مرکز ذات پر مکمل اعتماد کا بھی اظہار کیا۔

حضرت مولانا محمد عمر مبلغ ختم نبوت بھارت کی سرگرمیاں

فتح پور ہنڈ یار (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا محمد عمر صاحب مبلغ ختم نبوت جو پاکستان میں قادیانیت کا کورس کرکے بھارت گئے ہیں انہوں نے بھرپور کام شروع کر دیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر ایک قادیانی خاندان بھی مسلمان ہو چکا ہے۔ انہوں نے جماعتی تنظیم کے لئے ضلع فتح پور اور کانپور کا دورہ کیا جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا محمد عبدالواحد صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتح پور سرپرست، حضرت مولانا معین الاسلام صاحب قاضی شہر فتح پور سرپرست، حضرت مولانا نفیس اکبر صاحب صدر مدرس جامعہ عربیہ ہتھورا صدر، مولانا محمد محی الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فتح پور نائب صدر، مولانا محمد عمر صاحب مبلغ ناظم اعلیٰ، مولوی خلیل احمد صاحب فتح پور ناظم، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدرس دفتر مدرسہ امداد یہ چوراہا ممبئی ناظم تبلیغ و اشاعت، جناب محمد امین صاحب مو فتح پور خازن۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل حضرات ممبران شوریٰ مقرر ہوئے۔ مولانا مفتی منظور احمد صاحب قاضی شہر مفتی اعظم کانپور، مولانا انتظام حسین صاحب مدارس جامعہ عربیہ ہتھورا، مولانا مبین الحق صاحب ناظم تعلیمات جامع کانپور، مولانا مفتی محمد عبیداللہ جامعہ ہتھورا، مولانا محمد طیب صاحب ناظم مدرسہ اصلاح العلوم عالم گنج فتح پور، حافظ صغیر احمد ابو نگر فتح پور، مولانا نسیم الزمان صاحب جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ بھروچ گجرات، مولانا محمد عمر شریف صاحب چھوٹا بازار فتح پور، مولانا عبدالمجید صاحب جامعہ حسینیہ جونپور، مولانا فرید احمد باقری جامعہ عربیہ ہتھورا۔

لاہور میں شیزان کے خلاف احتجاج

بزم العابد کے ... پارک ۲۶ لاہور ... زیر اہتمام ... صدارت ... جناب حافظ ... ختم نبوت ... کی ...

... حضور ... کے ... خطاب کرتے ہوئے ... حافظ محمد طاہر ... نے کہا بزم العابد کی تقریب ... کے پاس پہنچے کہ وہ شیزان کے بائیکاٹ کے لئے ... انہوں نے کہا ڈاکٹر عبدالسلام ... قادیانیوں کی سازش ہے جس کو حکومت اس کی سرپرستی کر رہی ہے انہوں نے کہا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ... مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے اجلاس قاری محمد عبداللہ کی دعا سے ختم ہوا۔

شیزان نہ لینے کا عہد

جمعیت طلباء اسلام سمندری کے راہنماؤں نے فضل آباد میں شیزان کی مصنوعات کے بارے میں دورہ کیا۔ جمعیت کے راہنماؤں نے پہلا قبرستان وزیر آباد کے صدر شیخ محمد رشید انور اور ... سے ملاقات کی اور ان کو ... دکانداروں کے پاس گئے دکانداروں ... نے شیزان نہ لینے کا عہد کیا۔

کوٹ ادو میں
پرچہ حاصل کرنے کیلئے مولانا عبدالستار صاحب خطیب مکی مسجد مین روڈ سے رجوع کریں

میانوالی شہر میں
ختم نبوت کے حصول کے لئے مولانا محمد ... صاحب موتی مسجد مین بازار سے رجوع کریں

پہلی عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس ڈنگہ ضلع گجرات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے زیر اہتمام پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۳۱ مارچ بروز جمعرات بعد نماز عشاء ڈنگہ میں ہوگی۔ کانفرنس سے مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے مولانا مفتی خلیل الرحمٰن حقانی، مولانا اللہ وسایا، چوہدری محمد اسماعیل سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، مولانا اکرم طوفانی، مولانا مفتی ضیاء اللہ، سید زبیر بخاری، حافظ عبدالغفار سیالکوٹی اور دیگر علماء عظام حضرات اور دانشور خطاب کریں گے۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی ملک محمد نسیم آہیر وفاقی وزیر داخلہ ہوں گے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض چوہدری محمد خلیل مبلغ ختم نبوت گجرات دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد عید گاہ کھوکھر کی گوجرانوالہ میں زیر صدارت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد منعقد ہوا جس میں مسلکی اختلافات کو اپنی اپنی حدود کے اندر رکھتے ہوئے باہمی اتفاق و اتحاد کو قائم رکھنے پر زور دیا گیا ملکی سلامتی اور نفاذ شریعت کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا کا مطالبہ کیا گیا۔ اور حکومت کی طرف سے قادیانیوں کو الگ قبرستان کی جگہ کے تعین کے اقدام کو مستحسن قرار دیا گیا اور صدارتی آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کا مطالبہ کیا۔

نواں جنڈانوالہ ضلع بھکر میں "ختم نبوۃ" حافظ محمد الیاس واچ میکر سے حاصل کریں

قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا

ڈنگہ گجرات (پ ر) مولانا عنایت اللہ میانوالی ناظم

الاز تقلین الارۃ اور صوفی عبدالستار توحیدی کی درخواست پر ایس ایچ او جناب راجہ ریاض احمد صاحب تھانہ ڈنگہ نے اپنے دینی اور مذہبی فرض کو پورا کرتے ہوئے قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا اور اذان و خطبہ جمعہ میں پابندی لگوا دی گئی۔

حافظ خلیل احمد صاحب کروڑ لعل عیسن کو صدمہ

کروڑ لعل عیسن سے ہمارے ضلعی نائب صدر حافظ خلیل احمد صاحب کا بھتیجا اور رانا خیر الدین آف مودہ ضلع خوشاب کا اکلوتا بیٹا گذشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا ادارہ اس غم میں حافظ صاحب اور ان کے بھائی کے غم میں برابر کا شریک ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو والدین کی نجات کا ذریعہ بنائے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: ——— اداریہ

بطور خاص ڈاکٹر مذکور کو بلایا گیا، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ یہ شخص سامراجی ایجنٹ اور مرتد و زندیق ہے۔

عموماً جب کوئی مقرر تقریر کرتا ہے تو وہ یا تو بسم اللہ پڑھتا ہے یا خطبہ سے تقریر کا آغاز کرتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور نے میلہ میں لیکچر دیا تو آغاز بسم اللہ یا خطبہ سے نہیں بلکہ کلمہ طیبہ سے کیا۔ (دیکھئے اخبار جہاں صفحہ ۶، ۱۳ مارچ ۱۹۸۸ء)

پروگرام کے مطابق چونکہ امن میلہ میں زیادہ تر قادیانی کو مدعو کیا گیا تھا، اس لئے اس ناپاک اور زندیق کے کلمہ طیبہ کے استعمال پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا، ہمیں تو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فیض فاؤنڈیشن پر قادیانیوں اور ملحد کمیونسٹوں کا قبضہ ہے جن کے نزدیک اسلام اور کلمہ طیبہ کی کوئی اہمیت نہیں ——— ڈاکٹر سلام ایک مرتبہ نہیں لاکھ مرتبہ کلمہ پڑھے اس سے مسلمانوں کے جذبات تو یقیناً مجروح ہوں گے لیکن اس سے اس کا مسلمان ہونا ثابت نہیں ہو سکتا، کیونکہ کلمہ پڑھنے سے اگر کسی کا مسلمان ہونا ظاہر ہوتا تو منافقین مدینہ بھی تو کلمہ پڑھتے تھے جن کے متعلق قرآن پاک میں ہے ....

ان المنٰفقین فی الدرک الاسفل من النار۔

بہرحال اس واقعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حکومت کے نزدیک قانون کی کوئی اہمیت نہیں، شخصیت کی اہمیت ہے، اگر کوئی شخصیت قانون کو توڑتی ہے تو اس پر اس لئے ہاتھ نہیں ڈالا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے اس شخصیت کے سامراجی آقا ناراض ہو جائیں گے۔

ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل نہ کرے اور سامراجی دلال ڈاکٹر سلام کی سرپرستی چھوڑ دے۔

پپلاں ضلع میانوالی میں "ختم نبوت" حافظ محمد اسلم صاحب مدرسہ فیض الاسلام سے حاصل کریں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا انتظام ہے۔

مرزائی ہتھکنڈے

ملک کے مایہ ناز اور مشہور ناول نگار جناب اشتیاق احمد صاحب مورخہ ۱۴-۴-۸۸ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان میں تشریف لائیں گے اور تربیتی کورس میں شریک ہونے والوں کو "مرزائی ہتھکنڈے" کے عنوان سے خطاب کریں گے۔ شائقین حضرات تاریخ نوٹ فرمالیں اور وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

دفتر مرکزیہ ملتان میں

پندرہ روزہ

سالانہ ردِّ قادیانیت کورس

مورخہ ۱۵ تا ۳۰ شعبان المبارک ۱۴۰۸ھ بمطابق ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء

- آج سے چالیس سال قبل سالانہ کورس "ردقادیانیت" آپکے بزرگوں نے شروع کیا تھا
- جو آج بھی نہ صرف کامیابی سے جاری ہے بلکہ اس وقت دنیا بھر میں ردقادیانیت پر کام کرنے والے مبلغین و بزرگ اکثر و بیشتر اسی "دارالمبلغین" کے تربیت یافتہ ہیں۔
- اس سال حسن اتفاق کہ کورس کی تاریخوں میں سکولوں کالجوں میں سرکاری تعطیلات ہوں گی۔
- "ردقادیانیت کورس" میں شرکاء حضرات کو لیکچر دینے کے لئے ممتاز علماء و مفکرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں
- اس کورس میں شرکت سے آپ میں "ختم نبوت" کے محاذ پر کام کا نیا ولولہ و سلیقہ پیدا ہوگا۔
- کورس میں شرکت کے خواہشمند علماء، دینی مدارس کے منتہی طلباء، سکولز و کالجز کے سٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر آج ہی درخواستیں بمع مکمل کوائف بھجوائیں۔
- اس سال کورس میں شریک علماء کرام جو اچھے نمبروں پر پاس ہوں گے۔ ان کی ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کے لئے "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" خدمات حاصل کرے گی۔
- آج سے ہی تمام جماعتی حضرات اس کورس میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو آمادہ کریں۔
- خورد و نوش، رہائش، کاغذ و دیگر ضروریات کی سہولت دفتر کی طرف سے حاصل ہوگی۔
موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

آپ کا مخلص

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان (پاکستان)

بقیہ : ــــــــ خفیہ اجلاس

بھی حکومت کرے اور ہمارے قومی اخبارات جو اپنے آپ صحافتی شعبہ میں اپنے آپ کو ستون قرار دیتے ہیں کو چاہیے کہ اپنے نمائندوں پر کڑی نگرانی رکھیں یہاں پر ان کا نام نمک چند ٹکوں میں فروخت کر رہے ہیں۔

ہفت روزہ چٹان لاہور

بقیہ : ــــــــ مولانا احمد علی لاہوری

حبیب اللہ" مولانا عبید اللہ انور" حافظ حمید اللہ تھے اول الذکر ۱۹۳۸ء سے حجاز میں مقیم تھے اور مسجد نبوی میں صبح و شام باقاعدہ درس قرآن وحدیث دیتے رہے آپ نے ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ کو جان آفرین کے سپرد کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آپ جب لاہور میں نصف صدی تک جھگڑی پہنے ہوئے آئے تو آپ کا کوئی ہمنوا نہ تھا مگر جب آپ کا جنازہ اٹھا تو تاحد نگاہ تک انسانوں کا ہجوم سیل رواں نظر آتا تھا دو رویہ مکانوں اور دکانوں کی چھتوں سے عورتیں اور بچے آپ کا جنازے پر پھول برسا رہے تھے اندازاً ۵ پانچ لاکھ انسانوں نے نماز جنازہ ادا کی وفات ۲۳ فروری کو ہوئی۔ اور آپ کی قبر سے کافی عرصہ تک فردوسی خوشبو آتی رہی ماہرین نے لیبارٹری میں اس کا تجزیہ کیا اور قبر کی مٹی اوپر سے اٹھا کر دور لیجا کر پھینک دی گئی اور باہر زمین سے نئی مٹی لائی گئی وہ ڈالی اور پھر خوشبو کثرت سے آنے لگی ماہرین نے رپورٹ میں کہا یہ دنیا کی کسی عطر خوشبو میں سے نہیں ہے یہ جنت کی خوشبو ہے کیوں نہ ہو کہ دن رات قرآن وحدیث اور ذکر اللہ میں وقت وقف تھا اسی طرح شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمتہ اللہ علیہ کی قبر سے عرصہ دو سال تک خوشبو کی لہریں اٹھتی رہیں یہ سب کچھ قرآن پاک اور حدیث کی خدمات کا ثمرہ ہے۔

بقیہ : ــــــــ معجزات

آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم کل آؤ۔ اس رات پرویز کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مار ڈالا اور اس کی خبر اللہ نے وحی کے ذریعہ آنحضورؐ کو دے دی، صبح کو آپؐ نے ان دونوں شخصوں کو بلا کر فرمایا کہ تم جاؤ، رات کسریٰ کو شیرویہ نے مار ڈالا، وہ دونوں اپنے حاکم باذان کے پاس گئے اور یہ خبر بیان کی، باذان نے کہا۔ اگر یہ خبر صحیح ثابت ہوئی تو واقعی وہ پیغمبر ہیں، چنانچہ انہی دنوں شیرویہ کا خط باذان کے پاس اس مضمون کا پہنچا کہ کسریٰ پرویز ظالم تھا اس لیئے میں نے اس کو قتل کر ڈالا، ملک عرب میں جس شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے اس سے کوئی مخالفت اور چھیڑ چھاڑ مت کرو۔ باذان کو رسول اللہؐ کی صداقت معلوم ہوئی تو اپنے دو رفیقوں کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔

روایت میں یہ بھی ہے کہ جب کسریٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو پھاڑا تھا تو آپؐ نے بددعا فرمائی تھی کہ اے خدا اس کے خاندان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس کی حکومت تھوڑے دنوں میں مٹ گئی۔

ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے میں تشریف لے گئے، میت کو دفن کرنے کے بعد اس میت کی عورت نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، آپؐ اس کے گھر تشریف لے گئے، کھانا جب آیا اور آپؐ نے پہلا لقمہ چبایا تو نگلنے سے پہلے ہی آپؐ نے فرمایا کہ جس بکری کا گوشت ہے وہ مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔

چنانچہ اس عورت نے تفصیل بیان کی کہ میں نے مقام نقیع میں جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے، ایک آدمی کو خریدنے کے لیئے بھیجا تھا۔ لیکن وہاں کوئی بکری نہ ملی، تو اپنے ایک پڑوسی کے یہاں بھیجا، اس نے حال ہی میں بکری خریدی تھی۔ پڑوسی وہاں موجود نہیں تھا میں نے اس کی بیوی کے پاس بھیجا تو اس نے اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں وہ بکری میرے پاس بھیج دی۔

اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو، کیونکہ قیدی مسلمان نہ تھے، اور مسلمانوں کے لیئے یہ کھانا درست نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو خفیہ چیز آنحضورؐ نے محسوس کی وہ سچی ثابت ہوئی۔

بقیہ : ــــــــ زکوٰۃ کی تاکید

گندگیوں کی جگہ پیٹ اور شرمگاہ ہے۔ ان کی چند ایام اہتمام سے حفاظت کی جائے تاکہ وہاں کی حاضری کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ اسی لیئے روزہ کا مہینہ ختم ہوتے ہی حج کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی مصلحت سے غالباً فقہاء کرام اسی ترتیب سے ان عبادات کو اپنی کتابوں میں ذکر فرماتے ہیں۔

اس کے علاوہ روزہ میں دوسری مصالح کا ملحوظ ہونا اس کے منافی نہیں۔ مال خرچ نہ کرنے پر آیات میں جو وعیدیں آئی ہیں جن میں سے بعض دوسری فصل میں گذر چکی ہیں وہ اکثر کے نزدیک زکوٰۃ ادا نہ کرنے ہی پر نازل ہوئی ہیں۔ ان سب آیات یا احادیث کا ذکر کرنا تو ظاہر ہے کہ دشوار ہے۔ نمونہ کے طور پر چند آیات اور چند احادیث اس بارہ میں ذکر کی جاتی ہیں مسلمان کے لیئے تو ایک آیت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد بھی کافی ہے۔ اور جو شخص نام کا مسلمان ہے اس کے لیئے تمام قرآن پاک اور احادیث کا سارا دفتر بھی بیکار ہے۔ فرمانبردار کے لیئے تو اس کا ایک مرتبہ معلوم ہو جانا بھی کافی ہے کہ آقا کا یہ حکم ہے اور نافرمان کے لیئے سزا تنبیہیں بھی بے کار ہیں۔ اتنے عذاب کا جوت نہ پڑے اتنے کب سمجھ میں آسکتا ہے۔

بقیہ : ــــــــ فتوحات

نے ہرمزان نامی ایک سپہ سالار کو لشکر دے کر بھیجا مگر ابوموسیٰ نے اسے شکست فاش دی ہرمزان نے دربار خلافت میں جا کر اسلام قبول کر لیا اس طرح پورا خوزستان مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

معرکہ نہاوند : خوزستان میں شکست کے بعد ایران کے بادشاہ یزدگرد نے مردان شاہ کو ڈیڑھ لاکھ کا لشکر دے کر روانہ کیا۔ اس دفعہ مسلمانوں کے سپہ سالار نعمان بن مقرن تھے ایک خون ریز جنگ کے بعد مسلمان فتحیاب ہوئے مگر نعمان بن مقرن اس جنگ میں شہید ہو گئے اس شکست نے ایرانیوں کی کمر ہمیشہ کے لئے توڑ دی اس کے بعد ایران پر عام لشکر کشی ہوئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہمدان، رے، طبرستان، آرمینیہ، فارس، آذربائیجان کرمان، مکران اور خراسان بھی مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی —— افتخار الاطباء

○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلبا و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکما امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

خالص اور سفید

صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ
حبیب اسکوائر —— ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

سلام

حافظ لدھیانوی

سلام اس پر خدا کے بعد جس کی شان یکتا ہے
ثناخواں خود خدائے پاک ہے جو سب کا آقا ہے

سلام اس پر کہ توڑا زور جس نے بت پرستوں کا
علَم اونچا کیا جس نے جہاں میں زیردستوں کا

سلام اس پر کہ جس کی پاک صورت پاک سیرت تھی
سلام اس پر کہ جس کی زندگی خلق و مروت تھی

سلام اس پر کہ بعد اس کے نہ آئے گا نبی کوئی
نہ اُس سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا کبھی کوئی

سلام اس ذاتِ اقدس پر کہ حامی ہے یتیموں کی
سلام اس جان اطہر پر جو والی ہے غریبوں کی

سلام اس پر اندھیرے میں اجالا کر دیا جس نے
خدا کے نور سے دونوں جہاں کو بھر دیا جس نے

سلام اس پر غلاموں کو عطا کی جس نے سلطانی
سکھائے جس نے مظلوں کو انداز جہاں بانی

مرسلہ: ثریا انجم مانسہرہ